علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

عریضۂ نادر ۱۳۴۰ء - مقصد ظاہر ۱۳۴۰ء - ذکاوت الاصفیا ۱۳۴۰ء - ارمغان اولیا ۱۳۴۰ء - ترجمہ اشرف اعلی ۱۳۴۰ء

قصص العلما

مترجمہ مولوی حکیم میر نادر علی صاحب مرعشی ساکن جام باغ دار الشفا حیدرآباد

در مطبع حسینی پریس مطبوع شد

حصہ اول قیمت ۱۲ (عہ) محصول (عہ) - حصہ دوم قیمت پیشگی ۸ (عہ) بعد طبع (عہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ العلی القادر المتعال ونصلی ونسلم علے الشفیع المشفع یوم المآل۔ وعلے العترۃ والآل۔ حمد ونعت ومنقبت کے بعد حکیم میر نادر علی رعد ابن حضرت میر کاظم علی شعلہ مرحوم ابن میر الشعرا حضرت میر احمد علی خاں شہید دہلوی مغفور۔ مومنین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ کتاب قصص العلماء تالیف جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول فاضل موید جناب آقا میرزا محمد تنکابنی بے مثل وکمیاب ہے اور زبان فارسی ہونے کی وجہ سے عام فہم نہیں لہذا اس مترجم نے حسب فرمایش عالیجناب فضیلت مآب شہزادہ نادری مولوی آقا نادر بہبود علی مرزا صاحب تعلقدار وظیفہ یاب۔ وحسب اصرار جناب مولوی سید صادق علی صاحب زبان فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ امید کہ حضرات مومنین مولف ومترجم ومحرک ترجمہ کو بدعائے خیر یاد فرمائینگے

آغاز ترجمہ قصص العلما۔ احوال آقا سید ابراہیم

آقا سید ابراہیم بن سید محمد باقر الموسوی۔ رحمت اللہ علیہ۔ استاو

مولف مشہرہ ہر دیار او حد روزگار علم فقہ و اصول میں نادر روزگار
تعلیم و تدریس میں آپکا کوئی نظیر نہ تھا ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق
آپکی تعلیم سے فیضیاب تھا۔ عتبۂ عالیہ حسینیہ میں صحن اور مسجد مدرسہ
سردار میں جو متصل صحن مبارک حضرت سید الشہدا ہے آپکی تدریس کا
مقام تھا جناب کی مجلس درس میں آٹھ سو سے زیادہ بلکہ ایک ہزار
طالب علم و فقہا و مجتہدین حاضر رہتے تھے۔ انہیں سے آقا شیخ زین العابدین
بارفروشی۔ آقا سید حسین ترک۔ آقا سید اسد اللہ حجت الاسلام۔ آقا
شیخ مہدی کجوری شیرازی۔ آقا سید ابو الحسن تنکابنی۔ حاجی محمد کریم مجتہد
لاہجی۔ شیخ عبد الحسین طہرانی۔ ملا علی محمد ترک۔ جناب حاجی ملا علی کنی۔
میرزا محمد حسین ساری۔ میرزا محمد محسن اردبیلی۔ آقا میرزا صالح عرب۔
آقا میرزا رضائی و امقانی۔ شیخ محمد طاہر گیلانی۔ ملا محمد صادق ترک۔ آقا جمال الدین
محلاتی وغیرہم حاضر خدمت رہتے تھے۔ مولف کتاب بھی حضرت کا شاگرد ہے
علوم نقلی فقہ و اصول اور رجال میں جناب سے سند حاصل ہے مجلس درس کے
سوائے جو شخص آپ سے مناظرہ کرتا تھا جواب ادا فرماتے تھے۔ کوئی شخص
حجت و دلیل سے آپکو عاجز نہ کر سکتا تھا۔ اگر مدعی کو صرف مجادلہ منظور
ہوتا اور حقیقت مسئلہ سے اوسکو کوئی غرض نہوتی حضرت سکوت فرماتے
تھے۔ چنانچہ صاحب فصول شیخ محمد حسین آپکے ہم عصر تھے۔ اکثر حضرت سے
سوالات بیان کرتے جوابات سنکر بھی کج بحثی کرتے تو آپ خاموشی
اختیار فرماتے تھے آخر حضرت کے شاگرد شیخ محمد مہدی کجوری اس مباحثہ
سے واقف ہوکر ایسی مجلسوں میں استاد کی خدمت میں حاضر رہا کرتے اور
کج بحثی کے وقت صاحب فصول پر غالب رہا کرتے تھے۔ حضرت

استاد مرحوم کے والد قزوین میں رہتے تھے اس واقعہ کے بعد فرزند ارجمند کو کرمان شاہ لیگئے۔ سید بزرگ نے جن نامی گرامی علما سے تحصیل علم فرمائی اونکے نام یہ ہیں۔ آقا سید علی اعلی اللہ مقامہ صاحب شرح صغیر و کبیر۔ شریف العلما محمد شریف بن ملا حسن آملی مازندرانی۔ شیخ علی بن شیخ جعفر معروف بہ محقق ثالث انار اللہ تربتہ۔ آقا سید محمد رضی اللہ عنہ صاحب مناہل و مفاتیح الاصول۔ حضرت استاد نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ جدہ مطہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا قلم و دوات دیکر فرماتی ہیں کہ اے فرزند مسائل فقہ لکھ۔ بعد بیداری آپنے آقا سید محمد کے اصرار سے کتاب فقہ لکھی چند روز کے بعد عام اشخاص نے آپ سے کہا کہ تقلید کے بیان میں ایک فارسی رسالہ تحریر فرمائیے۔ جناب نے کلام اللہ کا استخارہ کیا۔ یہ آیت نکلی دینًا قیمًا ملۃ ابراھیم حنیفا آپ کا حافظ بہت قوی تھا آپ خوشنویس بھی تھے خود فرماتے تھے کہ میں نے دو ورقوں سے زیادہ مشق نہیں کی یہ بھی حضرت کی کرامت ہے۔ آپ کی دو بیبیاں تھیں ایک سے اولاد نہونے سے دوسری بی بی سے عقد کیا جن سے اولاد ہوی۔ تلو سامرہ آپکی کوشش سے تمام ہوا ہر سال اوقاف ہندوستان سے رقم کثیر حاصل ہوتی تھی آپ فقیر و غنین تقسیم اور مشاہدہ مشرفہ کی تعمیر فرماتے تھے۔ حضرت کا حسن خلق اس طرح تھا کہ علماء عرب و عجم سے کسی کو حضرت سے زیادہ خلیق اس فقیر نے نہیں دیکھا آپ ہر شخص کی تعظیم فرماتے تھے۔ اگر کوئی شخص جناب کو برا بھی کہتا آپ خاموشی اختیار فرماتے تھے۔ ایک دن سید محمد کاظم رشتی شیخی خنجر کمر میں باندہ کر مستعد ہو کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا فحش کلامی شروع کی حضرت خاموش تھے لیکن سادات خدام سے ایک شخص

اس واقعہ سے آگاہ ہوا۔ اوس ملعون کا دامن پکڑا۔ حضرت نے فرمایا یہ
مجنون ہے اسکو سزا دینے کی ضرورت نہیں۔ سید خادم نے اوس کو مجلس
سے باہر لاکر تادیب کی۔ اسکے علاوہ مجلس درس میں جب مناظرہ میں کوئی
شخص آپکو رنجیدہ کرتا آپ تبسم فرماتے صرف اسقدر کہتے کہ نامربوط نہ کہو
حضرت استاد نے مولف کو اجازت لکھدی ہے۔ واضح ہو کہ ہم جس زمانہ
میں عتبات عالیات میں تھے ہمارے استاد سرآمد علمائے بلاد اور مرجع
عباد تھے اوسوقت نجف اشرف میں صاحب جواہر الکلام شیخ محمد حسن کی
مجلس درس میں ساٹھ سے ستر تک طالب علم حاضر رہتے تھے۔ شیخ مرتضیٰ کی
خدمت میں بیس شخص موجود رہتے تھے۔ لیکن حضرت استاد کی شہرت
سب سے بڑھکر تھی۔ اتفاقاً شیراز میں ایک شخص کا انتقال ہوا۔ مبلغ چار ہزار
تومان جو اوس کا ثلث مال تھا حسب وصیت حضرت کی خدمت میں پیش
کئے گئے۔ شیخ محمد حسن نجف اشرف سے آپکی خدمت میں آئے اور کہا
جب تک میرا حصہ نہ ملیگا میں یہاں سے باہر نہ جاؤنگا۔ یہ سنکر حضرت نے
چارسو تومان اونکو دیئے۔ مرحوم حجت الاسلام کے بعد حضرت نے اپنا رسالہ
قزوین میں طبع کیا اوسی شہر میں کافی نہوا۔ بار دوم بھی رسالہ طبع ہوا اسی
اثناء میں حضرت کا انتقال ہوا۔ آپکے بعد شیخ محمد حسن نجفی آپکے جانشین
ہوئے۔ استاد مرحوم کے مراتب زہد اسقدر تھے کہ باوجود بیس ہزار تومان
آمدنی کے ایران و عرب کے فقیروں میں سب تقسیم کر دیتے تھے۔ حضرت کے
فرزند کے نام بادشاہ وقت کی دختر منسوب کیگئی مگر حضرت نے انکار کیا
کہ ہم رعایا اس قابل نہیں کہ بادشاہ زادیاں ہمارے گھر میں رہیں۔ چنانچہ
مشہور ہے کہ مرحوم فتح علی شاہ نے مجبور کیا تھا کہ حضرت فاضل قمی کے

فرزند کے ساتھ اپنی دختر کا عقد کرے۔ مجلس برخاست ہونے کے بعد
میرزاے قمیؒ نے خدا سے دعا کی کہ اگر بادشاہ کی دختر میرے فرزند سے
منسوب ہو تو اس شادی سے فرزند کا غم بہتر ہے۔ بعد ختم دعا فرزند
میرزا گھر کے حوض میں غرق ہو گیا۔ حضرت کی کرامتیں بہت ہیں۔ اونمیں
سے ایک تو وہ خواب جو بیان ہوا۔ دوسری کرامت بھی مذکور ہوی
کہ رسالہ لکھنے کے لئے حضرت استاد نے استخارہ کیا یہ آیت نکلی
دِینًا قِیَمًا الخ تیسری کرامت یہ ہے کہ اہل ہند نے حضرت کو
خط لکھا کہ ہمارے لئے ایک رسالہ تحریر فرمائیے تاکہ ہم حضرت کی تقلید کریں
حضرت نے رسالہ لکھا اوسکے ساتھ ایک مراسلہ بھی لکھا۔ حاملین رسالہ و مراسلہ
کشتی میں سوار تھے وسط دریا میں ہوائے مخالف سے طوفان شروع
ہوا۔ قریب تھا کہ اہل کشتی معہ مال و رسالہ غرق ہوں۔ مجبوراً تمام سامان وغیرہ
دریا میں ڈالا کہ گرانباری نہو۔ اسکے بعد طوفان موقوف ہوا۔ ساحل مراد پر
پہنچکر تمام حال بیان کیا۔ بار دوم اہل ہند نے حضرت کو لکھا کہ رسالہ معہ
سامان دریا میں غرق ہو گیا لہٰذا مکرر تحریر فرمائیے۔ حضرت اسی تامل میں
تھے کہ دوسرا خط وصول ہوا کہ آپکی کرامت سے رسالہ محفوظ وصول ہوا
اسطرح کہ ایک دن بطور شکار ہم دریا کے کنارہ پر گئے ہمنے دیکھا کہ دریائی
حیوانات سے ایک جانور عجیب مرا ہوا پڑا ہے اور شکم اوسکا نفخ کیا ہوا ہے
اوس کا شکم چاک کیا گیا تو ایک صندوقچی اوسکے پیٹ میں تھی اوسکو
کھولا تو مراسلہ و رسالہ محفوظ موجود تھا پانی کا کچھ اثر نہ تھا۔ یہ بھی حضرت کی
کرامت ہے کہ حضرت کے شاگردوں سے میرزا محسن اخوبیلی ایکدن حضرت
سے فضول بحث میں معروف ہوا۔ ہرچند حضرت نے جوابات معقول دئیے

اوسکو انکار رہا۔ حضرت نے کہا نام پوطہ نہ کہو۔ میرزا نے کہا نام پوطہ سنتا ہوں
یہ سنکر حضرت خاموش رہے۔ مجلس درس ختم ہونے کے بعد میرزا محمد محسن
اپنے گہر آئے اون کے مکان پر بالاخانہ تھا اوپر جانا چاہا بے اختیار
کمر میں درد ہوا۔ جسقدر علاج کیا فائدہ نہوا حضرت کے انتقال کے بعد
نذر کی کہ کربلا معلے آئیں سودمند نہوا۔ حضرت کے فرزند اور متعلقین کے
لئے سالانہ مقرر کیا۔ زیارت بیت اللہ کو گئے لیکن علاج نہو سکا اسی درد سے
انتقال ہوا۔ اسی زمانہ میں سید ابراہیم زعفرانی حاکم شریر تھا۔ آپ سے مال
ہند طلب کرتا کہ خود خرچ کرے۔ ایک بار کاسۂ آب آپکی مجلس میں بے ادبی
سے توڑا کچھ مدت نہ گذری کہ حاکم بغداد اس پر غالب ہوا۔ اور پابزنجیر
حضرت کی مجلس میں حاضر کیا اس شریر نے پابوسی اور معذرت کی
حضرت نے معاف کیا یہ بہی حضرت کی کرامت ہے کہ جس زمانہ میں آپ
نجف اشرف میں تھے اور شیخ علی کی مجلس درس میں حاضر رہتے تھے۔
آپنے جناب امیرالمومنین کو خواب میں دیکھا کہ کربلائے معلے جانے کا
حکم فرماتے ہیں۔ باردوم بھی یہی خواب دیکھا۔ بارسوم بھی خواب میں حکم ہوا
کہ تجھکو کربلائے معلے جانا چاہیئے۔ بیدار ہو کر آپ راہی کربلائے معلے
ہوے اور وہان سکونت فرمائی۔ ایک شخص جو آپکے شاگردونسے تھا
شریرونکی تائید سے اس نے خود ایک مجلس درس مقرر کی شاگردونکو
زبردستی سے یجاتا تھا۔ جناب سید کو بھی طلب کیا آپنے کہا خود میری
مجلس درس ہے لہذا مجھکو فرصت نہیں ہے اس کے بعد بھی طلبی
جاری رہی بالآخر آپ بقصد کاظمین و تعمیر سامرہ کربلائے معلے سے
روانہ ہو گئے اوسوقت حاکم بغداد نے کربلائے معلے کی تسخیر کے ارادہ سے

فوج کشی کی اوسی زمانہ میں مولف کتاب روضۃ سید الشہدا میں حاضر تھا استخارہ کیا یہ آیت نکلی ان الملوک اذا دخلو قریۃ افسدوھا الخ اسباب سفر موجود نہ تھے لیکن اقا ضانت امام سے زادراحلہ ملگیا۔ کاظمین علیہما السلام کی طرف روانہ ہوا۔ تہوڑی مدت میں بادشاہ مذکور غالب ہوگیا فرقہ اشرار کو قید کرکے بغداد میں لیگئے۔ اوسی شاگرد کو جو خود استادی کا دعوے کرتا تھا اور حضرت کو اپنی مجلس درس میں طلب کرتا تھا زنجیر گردنمیں ڈالکر ہات باندہے ہوے سر برہنہ بغداد میں لیجارہے تھے تاکہ اوسکو قتل کریں۔ شاگرد مذکور نے حضرت کے ایک تلمیذ کو دیکھکر کہا کہ حضرت کی خدمت میں عرض کرو کہ ہرچند میں نے بدی کی ہے آپ نیکی فرمائیے یہ سنکر حضرت نے بادشاہ کو رقعہ لکھا کہ شخص مذکور ہمارے ہات فروخت کیا جائے۔ بادشاہ نے جواب لکھا کہ اس شخص کو حسب ارشاد مین نے آپکو بخشا۔ اسکے قتل کا ارادہ موقوف کیا لیکن اسکو استنبول میں روانہ کرنا ضرور ہے۔ اور میں ذمہ دار ہوں کہ اس سے مواخذہ نہوگا۔ ایکدن مولف حضرت کی خدمت میں حاضر تھا مچھلی کے اقسام اور اسکی ماہیت وکلانی کا ذکر تھا حضرت نے کہا خداوند عالم نے توریت میں حضرت کلیم اللہ سے خطاب فرمایا کہ ہم نے دریا میں ایک مچھلی پیدا کی ہے جسکی خوراک ایسی تین مچھلیاں ہیں جنمیں سے ہر ایک کا طول تین ماہ کے راہ کے فاصلہ کے برابر ہے اسکے بعد آپنے کہا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ ایک دریا کے کنارہ پر پہنچے ایک شخص کو حضرت کی فوج میں یہ خیال ہوا کہ اس دریا کی انتہا کو معلوم کرے اسی خیال میں تھا کہ ایک پرندہ چھوٹا ظاہر ہوا جسکی غذا ہر روز ایک دانہ گندم تھی اور

ہر روز ایک سال کی راہ طے کرتا تھا اوس پرندہ کو تین دانۂ گندم دیئے گئے۔ اور اوس نے پرواز کی روز اول تمام دنکی پرواز کے بعد وقت شام دریائے بے پایاں میں ایک مقام دیکھکر قیام کیا ایک دانہ گیہوں کا کھایا صبح کو پھر اپنی ایکسالہ مسافت کی پرواز سے شام تک اُڑتا رہا شام کے وقت پھر قیام کیا تیسرے روز بھی اسی طرح دانہ سوم کھاکر مصروف پرواز رہا جب شام ہوی یہ پرندہ حیران ہوا کہ قوت اور قوت کا خاتمہ ہوچکا ساحل دور ہے اور غذا سے مجبور ہے پرندہ اسی حیرانی میں تہا کہ ایک مچھلی بقدرت خدا ظاہر ہوکر کہنے لگی کہ روز اول جب تونے ایکسال کی مسافت طے کی تیری جائے قیام میری دُم کے محاذی تھی روز دوم کمر کے اور آج میرے سر کے مقابل ہے مجھکو وسط کی مچھلیوں کے خوف سے یہ جرات نہیں کہ اودہر جاسکوں اگر جاوں تو مجھکو کھالینگی۔ اسلئے میرا قیام کنار دریا پر ہے تیری کیا مجال ہے کہ ساحل مقصود تک پہنچے۔ واپس جا اور یہ حال حضرت سلیمان سے کہدے۔ پرندہ نے کہا کہ واپسی کی بھی حالت باقی نہیں ہے مچھلی نے کہا میں تجھکو آسانی سے جدہر سے آیا ہے پہنچا دونگی یہ کہکر اپنے سر کو مقام اول کی طرف متحرک کیا پرندہ حضرت سلیمان کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حال بیان کیا۔ واقعہ کہ حضرت استاد اور شیخ حسین میں بحث طلب تھا یہ ہے کہ ایک شخص نے نکاح کیا تھا زوجین میں نااتفاقی ہوی حضرت نے بطلان نکاح کی رائے دی اسلئے کہ منکوحہ رشیدہ نہ تھی شیخ محمد حسین صحت کا حکم دیتے تھے۔ اس بحث کو طول ہوا فقیہان نجف سے سوال کیا گیا۔ شیخ علی محقق ثالث اور شیخ جعفر نجفی نے

حضرت کے قول کی تائید کی اور نجف اشرف کے فقہا کی بھی یہی رائے
ہوی اور اسی پر فیصلہ ہوا۔ سنہ ۱۲۴۳ھ میں حضرت کا انتقال ہوا۔ اہل کربلا
جنازہ کے ساتھ سینہ زناں اور مرثیہ خواں تھے۔ آپکی عمر تخمیناً ۷۰ سال
کی تھی آپکی دانست میں وصی کا عادل ہونا صحت وصیت کے لئے ضرور
نہیں۔ مسلم بن عقیل نے عمر ابن سعد کو وصی مقرر کیا تھا۔ جناب سید فن
کشتی کو جائز فرماتے تھے اسلئے کہ حضرات حسنین نے حضور سرور عالم حضرت کے
ارشاد سے کشتی کی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ فعل معصوم ہر حال میں خطا سے
محفوظ ہے۔ مخفی نہ رہے کہ مولف کے استاد کا انتقال وبا سے ہوا ہے
فدفنہ فی ارض کرب و البلاء وہو شہید اذ توفی بالوباء۔ آپکی تالیفات سے
کتاب ضوابط الاصول ۲ جلدوں میں ہے دو ماہ کے عرصہ میں لکھی ہے
یہ کتاب طاعون کے زمانہ میں تالیف ہوی۔ کرامت یہ ہے کہ عرصہ قلیل میں
اس رعایت سے یہ کتاب لکھی گئی کہ کسی صفحہ کے آغاز میں الف ہے آخر
میں نون یا لام ہے تو ہر سطر میں بھی رعایت ہے۔ کتاب مذکور پر حاشیہ
مولف ہے۔ کتاب نتایج الافکار۔ اصول میں نہایت فصیح و بلیغ ہے
آپ اکثر یہی کتاب پڑھاتے تھے۔ اس کتاب پر بھی مولف کا حاشیہ ہے
اور اکثر شاگردوں نے اسپر حاشیہ لکھا ہے۔ کتاب نتایج۔ رسالہ حجت ظن
کتاب دلایل الاحکام شرح شرایع الاسلام۔ رسالۂ فارسی۔ طہارت و
نماز و روزہ میں۔ رسالۂ عربی طہارت و روزہ میں۔ رسالہ حج۔ رسالہ نماز جمعہ

احوال حاجی ملا محمد تقی برغانی ملقب بہ شہید ثالث

عالم و عامل فقیہ عادل فخر اماثل فاضل و باذل۔ آپکا مولد برغان ہے

جو طہران کا علاقہ ہے مسکن و مدفن قزوین ہے۔ آپ تین بھائی تھے سب میں بڑے آپ تھے۔ حاجی ملا محمد صالح برادر اوسط اور سب میں چھوٹے حاجی ملا علی۔ مرحوم حاجی ملا محمد صالح کا بیان تھا کہ میرے والد نے خواب میں دیکھا کہ پیغمبر خدا رونق افروز ہیں اور علما حاضر خدمت ہیں انمیں سب سے مقدم ابن فہد کا مقام ہے میرے والد نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ یہ سب علما علم میں تو ابن فہد سے مقدم ہیں لیکن اس اجلاس میں موخر ہیں سرور عالم نے ارشاد فرمایا کہ علما اگر مال فقرا حاضر ہو تو تقسیم کرتے ہیں ورنہ عذر کرتے ہیں۔ ابن فہد نے کبھی سایل کو محروم نہیں کیا اگر مال فقرا موجود نہو تو اپنے مال سے سخاوت کرتا ہے اسلئے اس مجلس میں اسکو یہ مقام حاصل ہوا۔ حاجی ملا محمد تقی مولف سے بیان فرماتے تھے کہ میری ابتداے تحصیل قزوین میں ہوی اسکے بعد بلدہ طیبہ قم میں صاحب قوانین فاضل قمی کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ وہانسے اصفہان گیا اور وہانسے عتبات عالیات سے مشرف ہو کر آقا سید علی ابن سید محمد طباطبائی صاحب ریاض کی مجلس درس میں حاضر رہا۔ شہید ثالث بعد نماز جمعہ جو خطبہ پڑہتے تھے اوسکی تعریف میں زبان قاصر ہے۔ وعظ موثر فصاحت و بلاغت سے بیان فرماتے تھے ختم بیان معصائب امام علیہ السلام پر ہوتا تھا۔ عنوان مسایل علمیہ اور تفسیر آیات سے آغاز فرماتے تھے آپکے وعظ میں طلاب کے علاوہ اکابر علما بھی موجود رہتے تھے۔ آپ کے عبادت کا یہ حال تہا کہ نصف شب سے طلوع صبح صادق تک اپنی مسجد مین مناجات و دعا تضرع و زاری اور بیقراری سے ہمیشہ قایم اللیل رہتے تھے مناجات خمسہ عشر صحیفہ کاملہ جو آپ کو حفظ تہے ہر شب پڑہتے تھے

شب شہادت تک آپ کا یہی حال تھا۔ موسم سرما میں جبکہ آسمان سے برف باری ہوتی تھی اکثر اشخاص نے دیکھا کہ آپ کے دوش مبارک پر ایک پوستین اور سر انور پر عمامہ ہے نصف شب کے وقت مشغول عبادت ہیں یہانتک کہ قدم سے سر تک برفاب رہتا تھا۔ آپ کے چھوٹے بھائی حاجی ملا علی بھی ہر چند گردن میں زنجیر باندھ کر زمین میں میخ ٹھونک کر سلسلہ زنجیر میخ سے باندھ کر صبح تک عبادت میں مشغول رہتے تھے لیکن اس سے کیا فائدہ کہ آخر میں ملا علی محمدؐ کے مرید ہو کر بابی ہو گئے۔ ایک دن مولف کتابخانہ شہید میں حاضر تھا۔ میں نے کہا فقہ کی کتابوں میں سب سے بہتر کونسی کتاب ہے۔ آپ نے کہا تذکرہ علامہ اعلے اللہ مقامہ۔ اسکے بعد میرے استاد کے حالات پوچھے میں نے کہا استاد کی تحقیق بے نظیر ہے۔ آپ نے کہا میں نے انکو آقا سید محمدؐ کی خدمت میں دیکھا ہے۔ یہ کہکر میری تالیفات کا حال پوچھا میں نے اپنی تالیفات کے نام بیان کئے جناب نے فرمایا کہ توفیق خدا سے اس کم سنی میں اسقدر تالیفات ہیں ہر مولف کو مالیخولیا ہے کہ بغیر تالیفات کے بیکار نہیں رکھتا۔ اسی طرح اجتہاد کے لئے بھی مالیخولیا ہے کہ مجتہد ہمیشہ اجتہاد میں مصروف رہتا ہے۔ بلکہ ہر کام کے لئے مالیخولیا ضرور ہے۔ اسی طرح سلطنت کے لئے بھی مالیخولیا ہے۔ اگر یہ نہو سلطنت کا انجام نہ ہو سکے مثال یہ ہے کہ آقا محمدؐ خاں کے چھ یا سات بھائی تھے انکی زمانہ حکومت میں انکے بھائیوں نے ایک شب مشورہ کیا کہ ہم میں سے کوئی ایک حاکم ہونا چاہیے آقا محمدؐ خاں کو معزول کرنا چاہیئے آقا محمدؐ خاں بھی خبردار ہو کر ایک ملازم کے ساتھ اس محفل مشورہ میں داخل ہوئے

بھائیوں سے کہا میں نے سنا ہے کہ یہ مجلس تم میں سے کوئی حاکم
مقرر ہونے کے مشورہ کی ہے یہ امر تو میری زندگی تک نہونا چاہیے
سلطنت میرے ہی نام رہے اگر تم کو انکار ہے کل تم سے جنگ ہوگی
اس جنگ سے طرفین کا نقصان ہوگا۔ بلکہ ہم سب میں کوئی ایک
بھی حاکم نہ ہوگا اگر صبح کو جنگ بھی منظور نہیں اور غلبہ چاہتے ہو تو میں
اسوقت تنہا موجود ہوں مجھکو خلوت میں قتل کرو صبح کو جھگڑا باقی نہ رہیگا
سلطنت کے مختار رہوگے بھائیوں نے تامل کیا اور سلطنت وہی
کے عوض بڑے بھائی کا قتل مناسب نہ سمجھا اس پر اتفاق کیا کہ
آقا محمد خاں سلطنت کے مختار اور ہم سب اونکے تابع فرمان رہیں یہ
بات بیان کرکے حضرت نے کہا کہ آقا محمد خاں کو سلطنت کا مالیخولیا تھا
جسکی وجہ سے مالک سلطنت ہوے۔ شہید ثالثؒ کو جن علماے
اعلام نے اجازے دیئے ہیں اونکے نام نامی یہ ہیں۔ آقا سید علی اعلی اللہ مقامہ
شیخ جعفر نجفی صاحب کشف الغطاء۔ آقا سید محمد خلف آقا سید علی
مولف کتاب کو شہید ثالث نے بھی اجازت لکھدی ہے۔ جسوقت
رضوان مآب آقا سید محمد سفر جہاد میں تھے۔ اکثر علمائے ایران
بھی ہمراہ رکاب تھے ان میں ملا محمد تقی بھی حاضر تھے ابتدا میں نائب
سلطنت غالب رہے آخر میں مغلوب ہوگئے۔ مغلوب ہونے کے بعد
فتح علی شاہ کی خدمت میں عریضہ روانہ کیا فتح علی شاہ نے مجلس علما
میں نائب السلطنۃ کی فوج کے حالات جنگ دریافت کئے کسی نے
جواب نہ دیا بار دوم بھی استفسار ہوا حاضرین خاموش رہے بار سوم
کی دریافت پر شہید ثالث نے جواب دیا کہ مجھکو اسکی حقیقت خوب علوم ہے

لیکن تمہیداً ایک حکایت مختصر عرض کرتا ہوں بلاد بنی اسرائیل میں ایک عابد اپنے صومعہ میں عبادت خدا میں مشغول رہتا تھا۔ عبادت خانہ کے متصل ایک درخت عظیم تھا کہ اکثر اہل قافلہ اوس درخت کے سایہ میں مقام کرتے تھے یہ کیفیت سنکر چور آتے تھے اور لوٹ لیجاتے تھے اہل قافلہ کو قتل بھی کرتے تھے۔ ایکدن عابد کو خیال ہوا کہ قربتہً الی اللہ اس درخت کو قطع کردوں تو مناسب ہوگا۔ اسی خیال سے ایک حربہ لیکر درخت کے متصل آئے اور قطع کرنا شروع کیا اسی اثنا میں شیطان آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور کہا کہ اس درخت کو قطع نہ کرو ورنہ میں تمکو زندہ نہ چھوڑونگا اسی بحث میں نوبت یہانتک پہنچی کہ کشتی شروع ہوئی عابد غالب ہوئے اور شیطان کو زمین پر گرایا اور چاہا کہ سر کو جسم سے جدا کرے چونکہ شیطان کو مہلت دیگئی ہے غائب ہوگیا۔ عابد نے نصف درخت قطع کیا تھا کہ شام ہوگئی باقی درخت کل قطع کرنیکے خیال سے اپنے مقام پر واپس آئے۔ صومعہ میں آکر دل میں یہ وسوسہ ہوا کہ بقیہ درخت میں کل قطع کردونگا۔ جس کا نام و نشان بھی باقی نہ رہیگا اہل قافلہ چوروں سے محفوظ رہینگے لیکن اگر اسکے صلہ میں اہل قافلہ سے اجرت لیجائے تو میری بھی وجہ معاش ہوگی اور اہل قافلہ کی جان بھی بچیگی۔ صبح کے وقت درخت کے قریب عابد صاحب آئے اور درخت کو کاٹنا شروع کیا بار دوم شیطان بصورت انسان وارد ہوا کشتی شروع ہوئی چونکہ روز اول نیت عابد کی قربتہً الی اللہ تھی شیطان پر غالب رہے دوسرے روز چونکہ ذاتی غرض بھی شریک تھی اسلئے مغلوب ہونا پڑا

اور نصف درخت باقی رہگیا سرکار عالی اسی طرح شاہزادہ نائب سلطنت کو
دعوئے اول میں نیت قربت تھی لشکر روس پر غالب رہے - جنگ
دوم میں نیت فاسد تھی اسلئے شکست فاش حاصل ہوی فتح علی شاہ کو
شہید ثالث کی تقریر پسند آئی خلعت مرحمت فرمایا - شہر قزوین میں ایک
قریہ عطاے سلطانی سے شہید ثالث کو ملا تھا - آپ نے یہ قریہ
مرزا ابراہیم کے ہاتھ فروخت کیا اسکی قیمت حاصل کی محمد شاہ کے
زمانہ میں وہ قریہ ضبط کیا گیا - مشتری نے بارگاہ سلطانی میں درخواست
پہنچی کہ میں نے یہ قریہ حاجی ملا محمدؒ سے خریدا ہے میرزا آقاسی صوفی
وزیر سلطان کو حضرت سے تعصب مذہبی تھا اوسکی رائے ہوئی کہ
قیمت واپس لیکر میرزا ابراہیم کو دیجائے - ملازمین سلطانی آپکے
قیام گاہ پر حاضر ہوے کہ قیمت بیع وصول کرکے میرزا کو دیدیں -
حضرت اوسی وقت دربار میں تشریف لائے قریہ مذکور کے حالات
دریافت کرنے کے جواب میں آپ نے کہا کہ مجھکو اسوقت یہ
حکایت یاد آئی - میں جس زمانہ میں شہر اصفہان میں طالب علم تھا
مفلسی اور تہیدستی سے بعض اوقات فاقہ کشی کی نوبت پہنچ جاتی
تھی اور بعض وقت خربزہ کے چھلکے کھاتا تھا چند روز اسی طرح
گذرنے کے بعد نماز ہدیۂ میت کی اجرت کے کچھ پیسے ملگئے بازار میں
گیا کہ جو چیز سب سے ارزاں ہو خریدوں میں اسی تلاش میں تھا
کہ ایک شخص نے یہ آواز دی خربزہ تلیدہ وغلیدہ دو پیسے میں
ایک من - میں سمجھا کہ اس سے زیادہ ارزاں کوئی چیز نہوگی خربزہ
لیکر گھر آیا تراشا تو اوس میں سواے تخم وآب کے مغز نہیں تھا

اوسی حال سے خربزہ فروش کے پاس گیا اور کہا کہ براہ کرم اپنا خربزہ لے لو میرے دام دیدو۔ اوس نے کہا میں نے اول ہی کہا تھا خربزہ تلیدہ و نلیدہ اسکی تصدیق موجود ہے میں قایل ہو گیا اور واپس آیا اس واقعہ کا بھی یہی حال ہے کہ میں نے بیع کے وقت مشتری سے کہدیا ہے کہ قریہ سلطانی ہے خریدے یا نہ خریدے اختیار ہے عطا منسوخ ہو تو میں ذمہ دار نہیں ہوں اس بیان کے بعد ضبطی برخواست ہوی۔ اور حضرت کو انعام و اکرام سے مرخص کیا دوسری حکایت یہ ہے کہ میرزا نظیر علی ملقب بہ حکیم باشی بادشاہ و وزیر کا مقرب تھا اوس نے ایک انگوٹھی الماس کی آپ کو نذر دی تھی آپکے دشمن دینی میرزا آقاسی وزیر مذکور کی تحریک سے اوس انگشتری کا مطالبہ ہوا۔ آپ نے وہی انگشتری حسب الطلب بھیجدی حکیم باشی نے واپس کی اور کہا کہ میری انگشتری بیش قیمت تھی یہ وہ نہیں ہے بلکہ کم قیمت ہے حضرت نے وہی انگشتری مکرر روانہ فرمائی اور حامل انگشتری سے کہا کہ میری طرف سے کہنا کہ بزمانہ طالب علمی میں اصفہان میں محتاج اور تہی دست تھا بعض وقت فاقہ کش رہتا تھا اور بعض وقت پوست خربزہ کہاتا تھا ایکدن کہیں سے کچھ حاصل ہو گیا تو بادنجان اور گوشت و روغن خریدا اور پکا کر کہایا۔ لذت بے اندازہ حاصل ہوی اسکے بعد جب فضل خدا سے میں صاحب معاش ہوا ہمیشہ مفلسی کے بینگن کا ذایقہ یاد کرتا رہا۔ گھر میں فرمایش کرتا رہا کہ بینگن پکائے جائیں لیکن وہ ذایقہ حاصل نہوا شہر کے باورچیوں کو طلب کیا اوسی کی فرمایش کی کئی بار کہایا مگر وہ ذایقہ نہ تھا آخر سمجھ گیا

کہ لذت بادنجان اصفہان بخوف جان تہی فقر و فاقہ میں وہ غنیمت تہا اب کہ الحمد للہ دولت حاصل ہے اوس سے بہتر نعمتیں موجود ہیں اسلیئے بادنجان کا ذائقہ باقی نہ رہا۔ تمہاری انگشتری کا بہی یہی حال ہے وقت عطیہ تمہاری دانست میں یہ انگوٹھی سات سو تومان کی تہی اسوقت تمکو دولت و منصب و تقرب حاصل ہے۔ یہ انگوٹھی تمہارے خیال میں کم قیمت ہے ورنہ وہی مال ہے۔ تیسرا واقعہ یہ ہے کہ وزیر مذکور نے آپ کو بہائیوں سمیت شہر بدر کرنے کا حکم دیا یہ سنکر آپ دربار سلطانی میں حاضر ہوے تہوڑی دیر کے بعد ملازم شاہی نے اشارہ کیا کہ برخاست کیجیے حضرت نے بادشاہ سے کہا کہ مجھکو حضور سے کچھ کہنا ہے نقیب کا تقاضا ہے کہ برخاست کروں بادشاہ نے نقیب پر عتاب کیا۔ آپ سے کہا ارشاد فرمایئے آپ نے کہا جسوقت حضرت یوسفؑ کو اونکے بہائیوں نے مالک مصری کے ہات، فروخت کیا اوس نے آپ کو پا بہ زنجیر کر کے مصر کی طرف روانہ کیا اثنائے راہ میں ویقلوس غلام روز و شب حضرت کا نگہبان تہا جب قافلہ کا گذر قبرستان آل یعقوبؑ سے ہوا حضرت یوسفؑ نے اپنی والدہ کی قبر دیکہی اپنے آپ کو اونٹ سے گرادیا راحیل کی قبر پر رونا شروع کیا ویقلوس نے اونٹ پر حضرت کو نہ دیکھا بعد جستجو آپ کو ماں کی قبر پر روتے ہوے پایا طمانچہ سے دست درازی کی حضرت یوسف درگاہ الہی میں دست بدعا ہوے غضب الہی کو جوش ہوا۔ زمین کو زلزلہ اور ہوا میں غضب کے آثار نمایاں ہوے۔ اہل قافلہ پریشان ہو کر حضرت کی خدمت میں

حاضر ہوئے۔ پناہ طلب کی آپ نے دعا کی آثار غضب موقوف ہوئے فرشتون نے درگاہ الہٰی میں عرض کی خداوندا یوسفؑ پر بہائیون سے اس سے بڑھکر مصیبت گذری باولی میں ڈالا عریان کیا سیلی سے بے ادبی کی کانٹون کے صحرا میں پیدل چلایا فروخت کیا انمیں سے کسی مصیبت مین فرشتوں کو حکم نہیں ہوا کہ زمین کو زلزلہ ہو عناصر منقلب ہون۔ ویقلوس کے ایک طمانچہ پر یہ غضب ہوا اس میں کیا مصلحت تھی۔خطاب الہی سے فرشتوں کو معلوم ہوا کہ جو بلا ہمارے پیغمبرزادہ پر اول نازل ہوی اوس کے بہائیون کے ہاتھ سے تھی کروہ بھی پیغمبر کی اولاد سے تھے لیکن یہ سیلی ویقلوس کی چونکہ وہ شخص غیر ہے ہماری غیرت کے اقتضا سے لایق غضب ہے۔ اسی طرح حضور عالی کو جو حکم دینا ہو فرمان اقدس نافذ فرمایا جائے۔ ویقلوس غلام کہ اسوقت حاجی میرزا آقاسی وزیر ہے اوسکے حکم سے ہم شہر بدر ہونا چاہیئے یہ سنکر بادشاہ وزیر سے رنجیدہ ہوا آپ سے معذرت کی۔ایکدن آخوند ملا صفر لاحجی کی دعوت مین آپ بھی شریک تھے کسی نے آخوند سے سوال کیا کہ گوسفند کی زکات ہے یا نہین آخوند نے کہا قاعدہ سے زکات گوسفند نہونا چاہیئے۔جب شہید موصوف دعوت میں آئے آپ سے بھی یہی سوال ہوا آپ نے کہا گوسفند کی بھی زکات ہے آخوند نے کہا قاعدہ سے تو نہ ہونا چاہیئے گوسفند اس اصل سے خارج ہے بز کو معز کہتے ہیں غنم نہیں کہتے شہید نے کہا جناب آخوند شاید آپ نے کتاب شرایع نہیں پڑھی جس میں مذکور ہے والغنم والمعز من جنس واحد اجماعاً وکذا البقر والجاموس یہ سنکر آخوند کو

بجز خاموشی کے کوئی جواب نہ سوجہا۔ الحاصل شہید کو مسایل مین مہارت کامل حاصل تہی اور آپ صاحب کرامت تھے ملا محمد علی جنکو جنگلی کہتے تھے قزوین میں وارد ہوے بادشاہ سے ملاقات کی بادشاہ کو معلوم ہوا کہ ان کا نام محمد علی جنگلی ہے۔ حکم دیا کہ یہ ملا ہمارے ممالک محروسہ مازندران کے رہنے والے ہین لہذا ان کو ملا محمد علی جدلی کہنا چاہئے۔ اسی زمانہ میں شہید ثالث اپنے بہائیون کے ساتھ فتح علی شاہ کے دربار میں داخل ہوے۔ ملا محمد علی جدلی بہی موجود تہے بادشاہ نے شہید سے ایک مسئلہ پوچہا آپ نے جواب ادا کیا ملا محمد علی نے اعتراض کیا جواب معقول سنکر ملاے مذکور آمادہ مجادلہ ہوگئے آپ نے حسب عادت خاموشی اختیار کی آپ کی عادت تہی کہ معترض کو جواب شافی دیتے اسپر بہی وہ کج بحثی کرتا تو آپ خاموش رہتے۔ اسی بحث مین حضرت کے دوسرے بہائی نے ملا سے کہا کہ اس مسئلہ کا تمنے سابقاً مجھسے سبق حاصل کیا ہے۔ اسکے بعد حکم سلطانی سے مجلس برخواست ہوی دوسرے دن صبح کے وقت فتح علی شاہ نے مقربان دولت سے کہا کہ شب گذشتہ خاتون جنان نے خواب میں مجھسے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے فرزند نسبتی سے تو خلاف احترام پیش آیا تجہکو چاہئے کہ اوسکی دلجوئی کرے ورنہ تیری سلطنت کو زوال ہوگا۔ یہ کہکر اوسی وقت شہید اور اونکے بہائیون کو طلب کر کے معذرت چاہی خلعت فاخرہ عطا کیا۔ ملا محمد صالح کا بیان ہے کہ انکی مادر گرامی کا نام فاطمہ تہا۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جناب شہید کے فتوے سے

کسی گنہگار شرعی کے حق میں حکم سزا جاری ہوا تھا مجرم کی قرابت سے ایک شخص مسلح رات کے وقت آپ کے قتل کے ارادہ سے عبادت خانہ میں آیا اوسوقت پہنچا کہ چراغ روشن اور جناب عبادت خدا مین مصروف تھے اس شخص کا قصد ہوا کہ حضرت پر حملہ کرے اوسی وقت غیب سے کسی نے اوسکی کمر میں ہاتھ ڈالکر اوسکو باہر کیا پلٹ کر نگاہ کی کسی کو نہ دیکھا سمجھا کہ یہ میرا وہم ہے خارج میں تو کوئی شخص موجود نہیں ہے مکرر گھر میں داخل ہوا۔ آپکو زخمی کرنے کا قصد کیا بار دوم بھی مثل اول دست غیبی سے باہر نکال دیا گیا تیسرے بار بھی یہی ارادہ کیا وہی حال ہوا پھر تو حربہ کو پھینکدیا توبہ کی آپ کی خدمت مین بغیر قصد اذیت حاضر ہوا اوسوقت دست غیبی مزاحم ہوا حضرت کے ہاتھ کو بوسہ دیا شرمندگی ظاہر کرکے مرخص ہوا۔ آپ نے تین حملون میں بھی اوسکی طرف توجہ نہ کی عبادت میں مشغول رہے۔ اسی طرح دوسرے شخص نے بھی آپ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اوسکے روئی کے انبار میں آگ لگی قصد فاسد سے نادم ہوا۔ درگاہ خدا میں توبہ کی۔ شہید ثالث مصائب امام حسین علیہ السلام میں شبیہ کو منع اور مرثیہ میں طریقہ غنا کو ناجائز فرماتے تھے ایک شب آپ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ منبر پر رونق افروز ہیں فرماتے ہین آخوند میرے فرزند حسینؑ کے غم میں مرثیہ بطور غنا کو بھی منع نہ کر جسطرح پڑہیں پڑہنے دے۔ اس خواب کو آپ نے بہ تفصیل مجالس المتقین میں لکھا ہے۔ اس خواب کے بعد آپ نے جواز کی

رائے دی۔ اور خود بھی ایسی مجلسوںمیں رہتے تھے آخوند ملا آقا بے
دربندی نے بھی کتاب اکسیر العبادت اور اسرار شہادت میں اسکو
جایز لکھا ہے۔ لیکن بعض علما اس خواب کو وضعی کہتے ہیں۔ اور
طریق مذکور کو ناجائز آپ کے زمانہ میں شیخ احسائی کے شاگرد
بیان کرتے تھے کہ شیخ کا یہ حال تھا کہ نوافل بحالت مرض جب کہ
قیام کی طاقت نہ تھی اسطرح ادا کرتے کہ ایک رسی سقف سے
باندھتے اور فرایض و نوافل کو رسی کے سہارے سے ادا کرتے
تھے ایک وقت شیخ قرضدار ہو گئے شاہزادہ محمد علی میرزا نے
شیخ سے کہا کہ ایک دروازہ بہشت کا ہمارے ہاتھ فروخت کرو
ہم ہزار تومان دیتے ہیں اپنا قرض ادا کرو شیخ نے ایک دروازہ
بہشت کا شہزادہ کے نام فروخت کیا اپنی مہر ثبت کرکے شہزادہ کو
تحریر حوالہ کی ہزار تومان لیکر اپنا قرض ادا کیا۔ اسی طرح آقا سید رضا
فرزند آقا سید علی بحر العلوم مقروض تھے نجف اشرف سے کرمانشاہ
میں آئے شاہزادہ محمد علی میرزا نے کہا کہ ایک دروازہ بہشت کا
میرے ہاتھ فروخت کرو ہزار تومان دیتا ہوں۔ سید نے کہا کہ میری
ملک کی کیا دلیل ہے شہزادہ نے کہا کہ آپ قبالہ لکھدیں مجھے علما
کی بھی مہر ہو مجھکو قبول ہے۔ خدا سے حاصل کرونگا۔ سید نے
اسی طرح لکھا اور ہزار تومان لیکر اپنا قرض ادا کیا۔ شاہزادہ نے
وقت وفات وصیت کی کہ دونوں قبالہ میرے کفن میں رکھدینا
انشاءاللہ حق تعالیٰ مجھکو عطا فرمائیگا۔ شیخ احمد کا بیان تھا کہ مجھکو
ہر علم میں آگاہی حاصل ہے۔ کسی نے انسے کہا آپ کو علم کیمیا بھی

حاصل ہے آپ نے کہا علم کیمیا بھی جانتا ہوں اوس شخص نے کہا آپ کو علم کیمیا کا دعوےٰ ہے در بہشت فروخت کیا کیمیا سے قرض ادا نہ کیا۔ شیخ نے کہا مجھکو علم کیمیا حاصل ہے لیکن عمل نہیں کیا ہے۔ اوس نے کہا یہ تو ہو نہیں سکتا کہ علم ہو اور عمل نہ ہو شیخ نے کہا کہ میں علم طے الارض بھی جانتا ہوں کہ اس طرح ہے [redacted] اپنی عبا کو اوڑھکر پھر کھولکر پھیلادی اور کہا کہ طے الارض اسی طرح ہے۔ لیکن اسپر بھی عمل نہیں کیا شیخ احمد نے اپنے رسالہ میں یہہ بھی لکھا ہے کہ مجھکو ابتدا میں ریاضت کا بہت شوق تھا ایک شب عالم خواب میں دیکھا کہ دوازدہ امام علیہم السلام تشریف فرما ہیں حضرت امام حسن علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھکو ایسی دعا تعلیم فرمایئے کہ مشکل کے وقت پڑھا کروں اور آپ حضرات سے خواب میں مشرف ہوا کروں۔ تاکہ مشکل آسان ہو امام علیہ السلام نے

کن من امورک معرضا ۔۔۔ وکل الامور الی القضا
فلربما اتسع المضیق ۔۔۔ وربما ضاق الفضا
ولرب امر متعب ۔۔۔ لک فی عواقبہ رضا
اللہ یفعل ما یشا ۔۔۔ ء فلا تکن متعرضا
اللہ عودک الجمیل ۔۔۔ فقس علی ما قد مضی

اس کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام نے یہ اشعار ارشاد فرمایئے

ربما امر ضاقت النفس بہ ۔۔۔ جاءہا من قبل اللہ فرج
لا تکن من وجہ روح آیسا ۔۔۔ ربما قد فرجت تلک الحرج
بینما المرء کئیب دنفا ۔۔۔ جائہ اللہ بروح وفرج

جب میں بیدار ہوا تو بعض اشعار بھول گیا دوسری شب پھر ائمہ علیہم السلام
کو خواب میں دیکھا اور وہی ابیات سنکر حفظ کیئے اور ہمیشہ یہ اشعار
پڑھتا تھا یہ بھی سمجھا کہ حضرت کا ارشاد یہ نہین کہ صرف شعر پڑھا کرون
بلکہ مضامین سمجھون اور عمل کرون۔ جس امام علیہ السلام کو خواب مین
دیکھنا چاہتا تھا دولت دیدار حاصل ہو جاتی تھی جب میں عجم میں آیا
یہاں کے امرا سے ملاقات کی لباس وغیرہ اختیار کیا وہ مرتبہ باقی
نہ رہا مولف کتاب نے حاجی سید محمد کاظم سے سنا ہے کہ انکے استاد
شیخ احمد نے چالیس چلہ ریاضت کی اور درجہ عالیہ حاصل کیا محمد علی
میرزا ہر سال سات سو تومان ان کو دیتے تھے اسکے بعد کربلائے معلے
مین مقیم ہوے انکے فرزند شیخ علی فاضل کرمان شاہ میں رہے
حدیث اور اصول کافی اور استبصار پڑھاتے تھے۔ مولف کتاب
کی تحقیق یہ ہے کہ اہل بدعت کی ریاضت ناحق ہے اہل حق کی
ریاضت حق ہے اشقیا کو بھی استدراج حاصل ہے کما قال اللہ تعالے
وسنستدرجهم من حیث لا یعلمون وقال اللہ تعالی۔ انما نملی لہم لیزدادوا اثماً
الخ۔ اولیاء اللہ کو جو رتبہ کرامت ریاضت سے حاصل ہوتا ہے
وہ ریاضت شرعی ہے کما قال اللہ تعالی۔ ان اللہ لا یضیع عمل عامل
منکم من ذکر او انثی۔ بت پرست بت کے روبرو ایک ہاتھ بلند کرتا ہے
ہاتھ مین گیہون یا اور کوئی غلہ کا دانہ رکھتا ہے چند مہینون مین وہ
دانہ خمیر ہو جاتا ہے اوسپر مٹی اور پانی ڈالتا ہے اور جس مطلب کیلئے وہ
یہ عمل کرتا ہے وہ مطلب حاصل ہوتا ہے بعض ریاضت حبس نفس کی ہے

بہرحال خرق عادت کا اعتبار نہیں بلکہ صاحب ریاضت کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ حق پر ہے یا ناحق پر مولف کے عم ماجد فرماتے تھے کہ مین زیارت امام ثامن سے مشرف تھا چند روز خراسان مین رہا وہان ایک فقیر عامل طے الارض ظاہر ہوا۔ میں نے بھی اوس سے ملاقات کی اور کہا کہ یہ عمل مجھکو تعلیم کر اوس نے کہا کہ تو اسکے قابل نہین مین نے بہت اصرار کیا تو اوس فقیر نے کہا کہ جب تو اصرار کرتا ہے اور اپنے کو اسکے قابل سمجھتا ہے تو اسکی دو شرطین ہیں اگر تو اسکی تعمیل کرے تو عمل طے الارض تجھکو سکھا سکتا ہون۔ شرط اول یہ ہے کہ وہ امام جو اس مشہد مقدس میں ہے تو اوسکو امام نہ سمجھے۔ شرط دوم یہ ہے کہ ایک ہفتہ نماز قضا کرے۔ یہ کہکر وہ فقیر میرے سامنے سے چلا گیا جب نماز کا وقت ہوا مین نے دل سے مشورہ کیا کہ امام کو جاننا علم باطنی ہے اس فقیر کو میرے علم باطن کی کیا خبر ہے اور نماز دروازہ بند کر کے پڑھونگا اسی خیال سے دروازہ کو بند کیا اور بعد وضو نماز پڑھنا چاہتا تھا کہ وہی فقیر گھر میں ظاہر ہوا اور کہا مین نے پہلے ہی کہدیا ہے کہ تو اس کے قابل نہیں ہے یہ کہکر غائب ہو گیا اور مین نے پھر کبھی اوسکو نہیں دیکھا۔ پس معلوم ہوا کہ خرق عادت حقیقت حال کا ثبوت نہین اگر مومن سے ہو کرامت ہے اور اہل باطل سے ہے موجب ضلالت ہے۔ دونون حق پر ہوں یہ محال ہے زینت المجالس میں تحریر ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام کے زمانہ مین ایک شخص ہندی آیا اور جو چیز کسی کے ہاتھ میں پوشیدہ ہو بتا دیتا تھا حضرت کو اطلاع ہوی آپ نے اوس کو طلب کیا اور ایک چیز ہاتھ مین

میں رکھکر استفسار فرمایا کہ بتا میرے ہاتھ میں کیا ہے مرد ہندی نے بعد تامل مطابق حال جواب دیا حضرت نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ ایک بار اور بیان کر یہ کہکر حضرت نے گھر کی جانب دست حق پرست دراز کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ بند کیا اور فرمایا کہ اب بتا میرے ہاتھ میں کیا ہے ہندی نے بہت فکر کے بعد کہا کہ تمام دنیا کی سیر کی ہر ایک شئے اپنی جگہ پر موجود ہے مگر ایک پرندے کے آشیانہ میں ایک انڈا نہیں ہے۔ حضرت نے ہاتھ کھولکر فرمایا کہ یہ بھی تو نے سچ کہا یہ تو بیان کر کس عمل سے اس مرتبہ کو پہنچا۔ ہندی نے کہا خلاف نفس کرتا ہوں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تیرا دل خواہش کفر کی رکھتا ہے یا اسلام کی اوس نے کہا کفر کی حضرت نے فرمایا کہ اس امر میں بھی نفس کے خلاف عمل کر اوس نے کہا خلاف نفس کیا اور آج سے مسلمان ہوا آپ نے فرمایا اب دیکھ وہی مکاشفات حاصل ہیں یا نہیں ہندی نے کہا اب تو کچھ کشف باقی نہیں ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسکے پہلے تو کافر تھا ریاضت کی مزدوری حاصل تھی مسلمان ہونے سے کشف کا دروازہ بند ہوگیا عبادت شرعیہ میں اب ریاضت کر تاکہ اوس سے زیادہ مرتبہ خدائے تعالیٰ کرامت فرمائے اور آخرت بھی حاصل ہو مولف کتاب لکھتے ہیں کہ ریاضت شرعیہ یہ ہے کہ چالیس دن تک تمام افعال عامل کے للّٰہ اور فی اللہ ہوں یعنے ہر ایک کام کھانا پینا خواب بیداری حرکت وسکون افعال واقوال برائے خدا ہوں ریاضت فرقہ باطلہ یہ ہے کہ ترک حیوانی کے ساتھ تقلیل غذا ہو یہانتک

که ایک بادام یا ایک خرما غذا کافی ہو۔ اور اذکار غیر شرعی میں
معروف رہے یہ ریاضت شرع میں ممنوع ہے کلوا واشربوا ولا تسرفوا
اور لاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص چالیس دن تک
ترک حیوانی کرے اوسکے کانمیں اذاں کہو ظاہر ہے کہ شیطان
اوسپر مسلط ہوگیا ہے اذاں کی آواز سے دور ہو جائیگا۔ یا اینکہ
یہ شخص قریب ہے کہ اسلام سے خارج ہو جائے۔ اذاں کی آواز
سنکر اسلام سے دور نہ ہوگا۔ نباتات وگوشت حیوانات مناسب
مزاج انسانی ہے۔ جس حیوان کا گوشت شرع اطہر میں حلال ہے وہ
گیاہ ونباتات کہانے والا ہے اسلئے اوسکو افاضہ انسانی کے لئے
کامل استعداد حاصل ہے تاثیر ہر شے کی جسم انسانی میں چالیس
دن تک باقی رہتی ہے بعد زائل ہو جاتی ہے اسلئے ترک حیوانی
برابر چالیس دن تک ممنوع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ گوشت
حلال کہانا مستحب ہے۔ جنکا یہ خیال ہے کہ چالیس دن تک گوشت
نہ کہائیں تو حیوانیت کو ترک کرکے عالم ملکوت تک رسائی ہوگی
وہ لوگ اس سے بےخبر ہیں کمال یہ ہے کہ عالم انسانیت میں رہکر
خبر ملکوت حاصل کرکے مقرب درگاہ خدا ہونا چاہئے نہ کہ عالم
رہبانیت میں رہو۔ یہ ایک ہزار چہ سو حدیثیں ایمہ اطہار سے
مروی ہیں۔ شیخ حر آملی نے انکو ایک کتاب میں جمع کیا ہے
مولف کتاب کو جس وقت اصفہان میں تہا ہر علم کی تحصیل کا شوق تہا
علم جفر کا بھی قصد ہوا شیخ عزیز نامی محلہ بیدآباد میں رہتے جو رمل
وجفر واعداد سے کسی قدر واقف تھے بعض اصطلاحات سے

مجھکو واقف کیا اسکے بعد کہا کہ علم جفر کامل سمجھنا ہو تو ملا ابوطالب
سلواسانی سے حاصل کرو۔ میرے والد مرحوم سے اونکو تعارف تھا
اسلئے میں نے ملائے موصوف سے تعلیم علم جفر کا سوال کیا ملانے
کہا کبھی تم نے ریاضت بھی کی ہے میں نے کہا نہیں۔ ملانے
کہا یہ علم بغیر ریاضت کے حاصل نہیں ہوتا۔ قبل ازیں میں ایک
طالب جفر کو یہ علم سکہانا چاہتا تھا لیکن اوس سے بھی ریاضت
نہو سکی۔ یہ علم بغیر ریاضت کے موجب امراض ہے۔ خیر میں
تمہارے لئے خود علم جفر سے سوال کرونگا۔ جسطرح جواب
حاصل ہوگا عمل کرونگا۔ بروز مقرر میں اونکے پاس گیا انہوں نے
ایک تحریر دکھلائی کہ علم جفر فلاں شخص تنکابنی کو تعلیم کروں یا
نہیں۔ جواب حاصل ہوا تھا کہ بغیر ریاضت کے کسی شخص کو نہ
سکہانا۔ یہ سوال وجواب دکھا کر پھر مجھسے کہا کہ اگر تم سے ریاضت
ہوسکتی ہے تو میں یہ علم سکہاتا ہوں۔ میں نے کہا اگر ریاضت شرعی
ہے مجھسے ہوسکتی ہے اگر ریاضت صوفیہ ہے وہ نامشروع ہے
حسن اتفاق یہ ہے کہ اوسی زمانہ میں میرزا ابراہیم اصفہانی بھی
اونسے علم جفر حاصل کرتے تھے جنکا لباس واکل وشرب غالباً
حرام تھا۔ ملا کے انکار کے بعد بفضل خدا قاعدہ ابوطالب بغیر
ریاضت نامشروع مجھکو خود بخود معلوم ہوگیا۔ چنانچہ ایک رسالہ
علم جفر میں مولف نے لکھا ہے۔ شیخ احمد احسائی علم معقول کو علم
منقول کے برابر سمجھتا تھا۔ اس اعتقاد کی وجہ سے مورد طعن و
تکفیر ہونا پڑا۔ اسلئے کہ قواعد معقول کو ظواہر شرعیہ کے مطابق

اور موافق کرنا ناممکن ہے۔ سلطان عصر فتح علی شاہ نے چند سوالات
کئے شیخ نے ایک رسالہ جوابات لکھا بالآخر قزوین میں داخل ہوئے
اور حاجی ملا عبدالوہاب کے گھر میں قیام کیا۔ دن کے وقت مسجد
جمعہ میں نماز پڑھاتے تھے علمائے قزوین سب حاضر رہتے تھے
حاجی ملا عبدالوہاب بھی شیخ کے مرید تھے۔ ایک دن شہید
ثالث کی ملاقات کو آئے سلسلہ تقریر میں شہید نے شیخ سے
پوچھا کہ اعتقاد معاد میں تمہارا اور ملا صدری کا مذہب متفق ہے
شیخ نے کہا اس اعتقاد میں میرا مذہب ملا صدری کے خلاف
میں ہے۔ شہید نے اپنے چھوٹے بھائی ملا علی سے کہا
کہ میرے کتابخانہ سے شواہد ربوبیہ ملا صدری لانا۔ وہ کتاب
لانے گئے۔ شہید نے شیخ سے کہا کہ تمہارا مذہب معاد کے
متعلق کیا ہے شیخ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ معاد جسم ہور
قلیائی سے ہے مانند شیشہ در سنگ۔ شہید نے کہا ہور قلیائی
غیر بدن عنصری ہے اور ضروری دین اسلام ہے کہ روز قیامت
یہی بدن عنصری عود کریگا نہ بدن ہور قلیائی۔ اسی مناظرہ
میں شیخ کا ایک شاگرد تفریح و تحقیق کے عوض آمادہ جدال
ہوا۔ شہید نے خاموشی اختیار کی۔ مجلس برخاست ہونے کے
بعد اسی روز جب شیخ مسجد میں آئے کسی عالم نے مسجد میں
انکی اقتدا نہ کی صرف حاجی ملا عبدالوہاب ساتھ رہے۔ حاجی
موصوف نے شیخ سے کہا کہ ایک رسالہ معاد میں تالیف
کرے تاکہ شبہ رفع ہو۔ شیخ نے رسالہ لکھا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا

بلکہ تکفیر شیخ مشتہر ہو گئی - حاکم شہر شہزادہ رکن الدولہ نے مجلس
ضیافت میں تمام علما کو جمع کیا اور شہید و شیخ کو بھی طلب کیا
مصالحت کے لیے شہید و شیخ کو ایک خوان کے قریب نشست کا
حکم ہوا - مگر شہید کو اس شرکت سے انکار رہا - بعد طعام شاہزادہ
نے کہا کہ جناب شیخ علماے عرب و عجم میں افضل ہیں جناب
شہید کو چاہیے کہ انکی تعظیم میں کوتاہی نہ کریں اور مفسدین کے
کہنے پر دونوں صاحب عمل نہ کریں - شہید نے کہا کہ کفر و ایمان
میں صلح نہیں ہو سکتی شیخ کا اعتقاد معاد میں ضروری دین اسلام
کے خلاف ہے - اور منکر ضروری کافر ہے - شاہزادہ نے ہر چند
کوشش کی لیکن صلاح سے بجز صلاح کے کچھ حاصل نہوا
اس مجلس کے بعد شہید نے شیخ کی تکفیر میں تاکید فرمائی - ایکدن
مولف سے بھی شہید نے فرمایا کہ جماعت شیخی فلاسفہ سے
متفق ہے اس قاعدہ میں کہ الفاعل الواحد لا یصدر عنہ الا الواحد
اور یہ عقیدہ کفر ہے - الحاصل کفر شیخ کی تشہیر ہوی یہانتک
کہ شیخ قزوین میں رہ نہ سکے - عراق عرب میں روانہ ہو گئے اور
مکہ معظمہ جانے کا قصد ہوا - جب بصرہ میں پہنچے انتقال کیا - ارشد
تلاندہ شیخ سے آقا سید ابو الحسن بن سید محمد حسین تنکابنی تھے
کہ مولف کے ماموں ہیں - انہوں نے ایک رسالہ لکھکر شیخ کے
ملاحظہ میں پیش کیا شیخ کی اسپر شرح ہے - شیخ کے انتقال کے
بعد آقا سید مہدی نے ایک مجلس مقرر کی - شریف العلما اور
حاجی ملا محمد جعفر استر آبادی اور حاجی سید کاظم کو طلب کیا -

اور کہا کہ عبارت شیخ کا ظاہر مطلب کفر ہے۔ سید کاظم نے کہا
کہ شیخ کا مقصد ظاہر عبارت سے نہیں ہے بلکہ اسکی تاویل ہے
اور تاویل مراد شیخ ہے۔ سید مہدی نے کہا کہ ہم تاویل پر
مامور نہیں ہیں کلام ربانی اور حدیث پیغمبر و آل میں تاویل ہو تو ہمکو
منظور ہے ورنہ ہر کافر کے کلمہ کفر میں تاویل ہو سکتی ہے۔ تم
خود کہو کہ ظاہر عبارت شیخ کفر ہے یا نہیں۔ سید کاظم نے کہا
کہ ظاہر عبارت شیخ کفر ہے۔ اور اس تحریر پر اپنی مہر ثبت کی
آقا سید مہدی نے دو عادل یعنے شریف العلما اور حاجی ملا
محمد استرآبادی کی گواہی سے شیخ اور تابعین شیخ کے تکفیر کا
حکم جاری فرمایا۔ اسکے بعد مسجد میں گئے اور وعظ میں کہا کہ اس
زمانہ میں چند گرگ لباس میش میں ظاہر ہوے ہیں اور لوگونکے
دین کو فاسد کر رہے ہیں وہ شیخ احمد احسائی اور اوسکے تابعین
ہیں۔ جو لکھا کہ شیخ اور اونکے تابعین کے کفر کے قایل تھے اونمیں
حاجی ملا محمد تقی قزوینی۔ آقا سید مہدی۔ حاجی ملا محمد جعفر استر
آبادی اور آقا ملا آخوند دربندی۔ شریف العلما۔ آقا سید ابراہیم
استاد مولف۔ شیخ محمد حسین صاحب فصول۔ شیخ محمد حسن صاحب جواہر
تھے۔ اور اکثر فضلائے عصر بھی متفق ہیں۔ مولف کا اعتقاد یہ ہے
کہ روح جسم سے مفارقت کرنے کے بعد عالم مثال میں رہتی ہے
وہاں صبح اور شام بھی ہوتی ہے یہ آیت اسکی دلیل ہے۔ ولہم رزقہم
فیہا بکرۃ وعشیا۔ حضرت صادق علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق
عالم برزخ پر اسی آیت سے استدلال ہے خلاصہ یہ ہے کہ

بعد انتقال کے روح عالم مثال میں جسم مثال میں رہتی ہے اگر اہل نجات سے ہے تو نعمت میں اور اگر اہل عذاب سے ہے تو تکلیف میں رہتی ہے۔ اور عالم آخرت میں رنجیدہ جاتی ہے اور وہاں بدن عنصری سے محشور ہوتی ہے۔ بدن عنصری کو چاہئے کہ استعداد بقائے ابدی پیدا کرے اور روح کو بھی چاہئے کہ بقائے ابدی کے لئے مستعد رہے۔ برزخ یہی ہے کہ ایک مقام مثل اس عالم فاسد فانی کاسد کے نہ ہو اور ایک مقام مانند اوس عالم آخرت باقی کے بھی نہ ہو۔ بلکہ میانہ اور متوسط ہو تاکہ طفرہ لازم نہ ہو۔ اسی کا نام برزخ اور عالم مثال ہے۔ اسی دلیل سے ہم کہتے ہیں کہ امیر المومنین محتضر کی حالت نزاع میں تشریف لاتے ہیں مرنے والا مومن ہو یا منافق حضرت کے اشعار بلاغت بیان فصاحت عنوان اس پر گواہ ہیں

یا حار همدان من یمت یرنی ۔ من مومن او منافق قبلا

یعرفنی طرفه و اعرفه ۔ بنعته واسمه وما فعلا

وانت عند الصراط معترض ۔ فلا تخف عثرة ولا زللا

اقول للنار حین توقف للعرض ۔ ذریه لا تقربی الرجلا

ذریه لا تقربیه ان له ۔ حبلا بحبل النبی متصلا

اسقیک من بارد علی ظماء ۔ تخاله فی الحلاوة العسلا

قول علی لحارث عجب ۔ کم ثم اعجوبة له حملا

سید مرتضی رضی اللہ عنہ اس قاعدہ سے کہ جسم واحد زمان واحد میں امکنہ متعددہ میں متمکن نہیں ہو سکتا کہتے ہیں کہ مراد حضور علی سے

دیکھنا مختضر کا سبب ہے ثمر ولایت آنجناب نے نفس خاص آنحضرتؐ ہیں ہم کہتے ہیں کہ مرنے کے وقت ہر ایک شخص آپکو بہ نفس نفیس دیکھتا ہے جسطرح آفتاب تابان ایک ہی مکان میں ہے لیکن ہر شہر میں اوس کو دیکھ سکتا ہے شعاع نور سے یا اینکہ ہر شخص آپ کو بدن مثالی میں دیکھتا ہے۔ نفوس قدسیہ قاہرہ کو قوت و قدرت حاصل ہے کہ ایک نفس ابدان متعددہ میں تصرف کر سکے۔ مثل نفوس انبیا و اولیا۔ یہی وجہ ہے کہ امیر المومنین ایک شب میں ستر مکانوں میں ایک ہی وقت ضیافت میں شریک تھے۔ اور دیکھنا موسیٰ علیہ السلام کا وقت تجلی نور الٰہی (کہ فی الحقیقت نور کدو ہیں تھا جو خلفاء شیعیان امیر المومنین سے ہیں) ستر ہزار موسیٰ کو کہ ستر ہزار پہاڑ پر کھڑے تھے اسطرح سے کہ لباس بالوں کے سب کے جسم میں اور عمامہ سر پر تھا اور عصا ہاتھ میں رب ارنی کہتے تھے۔ اوسوقت موسیٰ نے جبرئیل سے سوال کیا کہ کیا میرے سوائے اور بھی موسیٰ ہیں۔ یہ کون ہیں جبرئیل نے کہا یہ تمہارے ابدان مثالی ہیں۔ ابن جمہور نے کتاب مجلی میں روایت کی ہے کہ جنگ جمل میں جب طلحہ زخمی ہو کر میدان میں گرے رمق جان باقی تھی اسنے سوال ہوا کہ تمہارا قاتل کون ہے کہا علیؑ۔ رفیقوں نے کہا علیؑ تو اسوقت وہاں ہیں انہوں نے تمکو قتل نہیں کیا ہے طلحہ نے کہا علیؑ ہی نے مجھکو قتل کیا ہے اور تمام مقتولین کے قاتل علیؑ ہیں۔ علیؑ کبھی ہوا پر ہیں کبھی عقب سر کبھی سامنے، کبھی سیدھے طرف کبھی بائیں طرف

اسوقت بمصداق آیہ فبصرک الیوم حدید- انکی آنکھ سے پردہ اوٹھ گیا تھا- ابدان مثالیہ امیرالمومنیں دیکھے- دعاے یامن اظہر الجمیل وستر القبیح اسکی دلیل ہے کہ آدمی سے عالم شہود میں جو کچھ صادر ہوتا ہے وہی عمل اوسکے بدن مثالی سے حادث ہوتا ہے اگر عمل خیر ہے ابدان مثالیہ اوس سے مطلع ہوتے ہیں اگر شر ہے خداے تعالی کرم بے انتہا سے اوس صورت مثالی کے منہ پر پردہ ڈالتا ہے کہ ابدان مثالیہ اوس فعل قبیح و معصیت کو نہ دیکھیں وہ شخص شرمندہ نہ ہو شیخ بہائی نے کتاب اربعین میں یہی حدیث لکھی ہے اور عالم مثال کی توضیح کی ہے- کتاب اصول کافی میں تقریباً بیس حدیثیں عالم مثال کے باب میں لکھی ہیں- شیخ احمد کا عقیدہ ہے کہ جسم انسان مرکب ہے اون اجزا سے کہ نوں آسمانوں سے ہر ایک آسمان سے ایک جزو لیا گیا ہے اسی طرح عناصر اربعہ سے بھی ہر ایک سے ایک جزو لیا گیا ہے اور اسکو مرکب کیا ہے جب روح بدن سے جدا ہوتی ہے اجزاء عنصری سے ہر ایک اپنے مرکز میں داخل ہوتا ہے انسے کچھ باقی نہیں رہتا- جو کچھ باقی رہتا ہے وہی اجزاے فلکیہ ہیں اور یہی محشور ہونگے ماکولات بھی اجزاء فلکیہ ہیں وہ جزو بدن اکل نہونگے علامہ حلی اور انکے استاد محقق طوسی بھی تجرید میں اجزاء اصلیہ کے قایل ہیں کہ وہ مادہ منویت نطفہ زاید و ناقص نہیں ہوتا ہے جزو بدن اکل نہیں ہوتا ہے وہ اجزاے اصلیہ عود کرتے ہیں اور جو کچھ جزو بدن اکل ہے اجزاۓ فضلیہ ہیں نہ اصلیہ- اسمیں شک نہیں کہ ظاہر تحقیق شیخ خلاف ضروت دین اسلام ہے

ضروری یہ ہے کہ اجزائے عنصری عود کرتے ہیں۔ معراج شریف
میں بھی شیخ کا قول ہے کہ آنحضرت نے جزو خاکی و آبی کو زمین پر
رکھا اجزائے ہوائی کو ہوا میں پھینکا جزو ناری کو نار میں رکھا
او نہیں اجزا کے ساتھ کہ افلاک تسعہ سے ماخوذ تھے آسمانوں پر
گئے اسلئے خرق و التیام لازم نہوا۔ یہ قول بھی خلاف ضروری دین
اسلام ہے ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جناب ختمی مآب اسی بدن عنصری
سے آسمان پر گئے اوسی لباس سے کہ جسم اطہر میں تھا دامن
مبارک سے چھاگل کو حرکت ہوی تھی ابریق سے پانی ٹپک رہا تھا
آپ معراج میں گئے سیر فرمائی مراجعت فرمائی ابھی چھاگل کا تمام
پانی خالی نہوا تھا بلکہ آپ نعلین سے معراج کو گئے چاہا کہ رعایت
ادب سے نعلین مبارک نکالدیں خدائے تعالی کا حکم ہوا کہ
نعلین سمیت عرش پر آؤ تاکہ ہمارے عرش کو تمہارے نعلین سے
زینت ہو۔ امر دوم خرق و التیام حکما کے دلایل اس باب
میں فلک نہم سے مختص ہیں نہ تمام افلاک سے اسکے علاوہ
ہم کہتے ہیں کہ جسم اقدس رسول خدا جسم فلکی سے زیادہ لطیف تھا
اسلئے خرق لازم نہیں جرم فلکی محاط اور بدن اطہر پیغمبر محیط اور
ہر محیط اشرف و الطف محاط سے ہے۔ مانند اسکے کہ اگر کسی
گھر کا دروازہ بند ہو جن گھر میں آسکتے ہیں دیوار وغیرہ میں خرق
و التیام نہیں ہوتا۔ مسئلہ سوم یہ ہے کہ شیخ احمد نے ایمہ کو
مجموعہ علل اربعہ لکھا ہے۔ (صوری۔ مادی۔ فاعلی۔ غائی) یہ
خلاف ضروری مذہب امامیہ ہے اگرچہ شیخ کہتا ہے کہ ایمہ

فاعل ہیں باذن خدا مانند وکیل موکل مقام ایمہ کو مقام مشیت
جانتا ہے وہو الاقوی۔ نظر باخبار مقام امام مقام مشیت و فعل ہے
اور کہتا ہے کہ خلق کرنا خدا کا عالم کو اور خلق کرنا امام کا عالم کو
مثل اس آیت کے ہے فویلٌ للذین یکتبون الکتاب بایدیہم
ایمہ ید اللہ ہیں خالقیت ایمہ میں شک کیوں ہے حالانکہ تبارک اللہ
احسن الخالقین گواہ ہے کہ بجز خدا کے دوسرے خالق بھی ہیں
اور قول خدا حضرت عیسیٰؑ کے باب میں کہ واذ تخلق من الطین
کہیئۃ الطیر شاہد اس معنی کا ہے اور قول امیر المومنین انا خالق الارض
والسموات دلیل اس مطلب پر ہے اگر خداوند تعالیٰ کسی کو
خلق کرے کہ وہ آسمان و زمین کو اوسکے حکم سے پیدا کرے
باوجود قدرت خدا یہ امر دلیل لطف و قدرت خدا ہے
مولف کتاب نے یہی تقریر حاجی سید کاظم سے بھی سنی ہے
اس کی تردید یہ ہے کہ ایمہ طاہرین سے اخبار موجود ہیں کہ
نسبت خلق و رزق ایمہ سے منسوب کرنا موجب کفر و ضلالت ہے
ایمہ نے اسکو منع فرمایا ہے اس گروہ کو مفوضہ خلقیہ کہتے ہیں
انکا قول ہے کہ خداوند عالم نے خلق و رزق کو امام کے
تفویض کیا۔ حضرت صاحب العصر روحی فداہ نے ایک توقیع
میں لکھا ہے کہ جو شخص مجھسے یا میرے آبائے طاہرین سے
اس نسبت کو منسوب کرے میں اور میرے آبائے طاہرین
اوس شخص سے بیزار ہیں عبارت آنجناب یہ ہے۔ فانا و آبائی
منہ براءٌ۔ علامہ مجلسی نے یہی مثل اور علما کے اس طائفہ شیخیہ کی

تکفیر کی ہے۔ فی الحقیقت یہ طایفہ کافر ہے شیخ احمد کا یہ قول کہ میں تفویض کا قایل نہیں ہوں
خدا خالق ہے ایمہ بمنزلہ ید ہیں اسکا جواب بھی لکھا جاتا ہے
اولاً مقام امام مقام مشیت ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بیشک مقام
امام مقام مشیت ہے لیکن اسکے معنے یہ ہیں کہ امام مظہر مشیت ہے
مشیت خدا کا امام سے ظہور ہے اسطرح کہ جو امام نے چاہا خدا
چاہتا ہے اور جسکو امام نے نہیں چاہا خدا اوس کو نہیں چاہتا ہے
اور جسے خدا نہ چاہے امام بھی اوس کو نہیں چاہتے نہ اینکہ امام
حقیقت مشیت خدا ہیں یہ مثل ید کے ہے کہ امام ید اللہ ہیں یعنے
مظہر قدرت خدا نہ اینکہ نفس قدرت۔ پس مراد مظہر و محل ہے
جس طرح بعض زیارات میں وارد ہوا ہے السلام علی محال مشیت اللہ
مشیت اللہ بھی مثل ید اللہ و جنب اللہ۔ عین اللہ۔ اذن اللہ
نفس اللہ۔ اور مثل اسکے ہے۔ ثانیاً یکتبون الکتاب بایدیہم
اسکے باب میں ہم کہتے ہیں کہ کتاب کتابت ید ہے یہ سچ ہے
لیکن ید مظہر ہے نہ اینکہ حقیقۃً امام ید خدا ہوتا خلقت عالم کی ید سے
ہو اور سبب نسبت فعل کا ہاتھ سے ہو علاوہ اسکے کہ امام کو
فی الحقیقت ید خدا فرض کریں تو قانون لغت اور محاورات
عرفیہ سے نسبت فعل ید سے منسوب نہیں ہاتھ کاتب ہے
نہیں کہہ سکتے بلکہ کاتب وہی شخص ہاتھ والا ہے نہ ہاتھ۔ ثالثاً
احسن الخالقین مجازاً جسطرح احادیث بھی لکھیں خلاقین تولید نطفہ
رحم میں اسکی تعبیر ہے یہ مجاز لغوی ہے بالفرض دالتحقیق لازم
نہیں کہ ایمہ خالق ہوں۔ یہ نہ دلالت مطابقہ ہے۔ نہ تضمنی والتزامی

رابعاً اذ تخلق من الطین کہیئۃ الطیر ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی مثل احسن الخالقین مدعی کی دلیل نہیں۔ اولاً عیسیٰ خالق ہے مجازاً۔ ثانیاً عیسیٰ کا ایک پرندے کو خلق کرنا دلیل نہیں ہے کہ امیر المومنین بھی آسمان و زمین کو خلق فرما دیں۔ اسکے علاوہ کہیئۃ الطیر پس معلوم ہے کہ حقیقتہً خلقت طیر نہ کی۔ خامساً انا خالق السموات والارض ہم کہتے ہیں یہ خبر مجعول و کذب محض افترا ہے۔ یہ خبر خطبۃ البیان محمود علی میں ہے جو موضوعات سے ہے شیخ رجب برسی صوفی نے بھی اپنی کتاب میں اسکی نقل کی ہے۔ ہمارے علماے عالی مقدار و نقاد اخبار ایمہ اطہار غواص انہار علامہ مجلسی و سید رضی جامع خطب حیدر کرار (یعنے کتاب نہج البلاغہ) و ثقۃ الاسلام شیخ کلینی نامدار کسی نے اس خبر کی نقل نہ کی کسی معتبر کتاب میں ہمنے یہ خبر دیکھی نہ سنی۔ امیر المومنین جس کو بعض اشخاص خلیفہ چہارم بھی نہیں مانتے تھے بر سر منبر کسطرح فرماتے کہ انا خالق السموات والارض۔ ایک دن مولف کتاب اعتماد الدولہ صدر اعظم میرزا آقا خاں کی مجلس میں حاضر تھا نواب معتمد الدولہ شاہزادہ فرہاد میرزا شاہزادہ ایلخانی ابو الملوک کیومرث میرزا اور اعیان دولت سے عباس علی خاں بھی موجود تھے علم نجوم کا تذکرہ ہوا میں نے ظاہر احکام شرعی کے مطابق علم نجوم کی تکذیب بیان کی عباس علی خاں نے کہا تاثیر نجوم ظاہر ہے اس کا انکار ہو نہیں سکتا میں نے کہا ایسا نہیں ہے کہ کواکب بخود موثر ہوں عالم کون و فساد میں بلکہ خدا نے عادت اسپر

جاری فرمائی ہے کہ وقت نظر درمیان دو کواکب کے اسطرح کی
تاثیر عالم کون وفساد میں ظاہر ہو۔ شہید اول نے کتاب قواعد
میں فرمایا ہے کہ جو شخص اعتقاد کرے کہ کواکب مدبر اس
عالم کے ہیں وہ شخص ہمارے نزدیک کافر ہے یہ لفظ عندنا تعبیر
فرمائی یعنے کفر ایسے شخص کا اجماعی فرقہ شیعہ ہے۔ یہ کہکر مولف
نے اشعار پڑہے۔

خوفنی منجم اخو خبل ٭ تراجع المریخ فی بیت الحمل
فقلت دعنی من اکاذیب الحیل ٭ المشتری عندی سواء وزحل
عوذ بخالقی ورازقی عزوجل۔

حاصل کلام ایمہ کو علل اربعہ جاننا ایمہ اطہار کے ارشادات
کے خلاف ہے۔ ہاں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ پیغمبر و ایمہ خلقت
موجودات امکانیہ کے علت غائی ہیں حدیث قدسی لولاک لما
خلقت الافلاک اسپر گواہ ہے۔ سوا دسگا خالق ہونا ایمہ کا
عالم امکان کے لئے دلیل لطف وعموم قدرت خدا ہے
اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دلیل ظنی ہے ایسے دلایل سے
اسکا ثبوت مذہب شیعہ کے خلاف ہے۔ اگر خدائے تعالے
خلق کرے اسوقت اس مکان میں سب کے سامنے ایسے انسانکو جسکے
ہزار سر ہوں اور ہر سر میں ہزار زبان اور ہر زبان سے متفرق
لغات میں تسبیح وتمجید خدا بیان کرے یہ الطف ہے۔ اکثر
لوگ ایسے شخص کو دیکھکر وجود خدا کے معترف ہونگے پس
چاہئے کہ ایسا شخص اسوقت موجود ہو حالانکہ موجود نہیں پس

ایسی دلیلوں سے اس بات کا اثبات ہو نہیں سکتا۔ حاجی ملا محمد صالح برغانی برادر شہید ثالث نے خواب میں رسول خدا کو دیکھا سوال کیا کہ مدرسہ بنا رہا ہوں نقاشی اور طلا کاری سے مزین کرنا چاہتا ہوں آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ نقاشی نہ کرو وہی سادگی بہتر ہے۔ دوسرا سوال کیا کہ اسکا کیا سبب ہے کہ علمائے سابقہ صاحب کرامات و مکاشفات تھے اب یہ فضیلت مسدود ہے حضرت نے جواب دیا کہ متقدمین کے احکام کو دو قسم پر تھے واجب و حرام ترک حرام کرتے تھے اور واجبات کو عمل میں لاتے تھے۔ مکروہات کو داخل محرمات اور مستحبات کو داخل واجبات کیا تھا اور تم طبقہ متاخرین احکام کو پانچ قسم پر منقسم کرتے ہو تارک مستحباب ہو اور مرتکب مکروہات ابواب اسلئے کرامات و مکاشفات تم پر بند ہیں اس کے بعد شیخ احمد کی نسبت سوال کیا کہ انسے کلمات کفر صادر ہوئے ہیں آنحضرت نے تبسم کیا اور فرمایا کہ شیخ احمد غلطی کرتا ہے۔ کہ ایسی باتیں کہتا ہے اور بھی سوال و جواب تھے حاجی نے بیان نہ کئے۔ شیخ احمد کندر کھانے کے عادی تھے اسلئے حافظہ میں مشہور عالم تھے۔ انکے معتقد بھی کندر کھاتے تھے انکے شاگرد سید کاظم اسقدر کندر کھاتے تھے کہ دانت گر گئے کرم پیدا ہو گئے تھے حدیث میں بھی کندر کھانے کی مدح ہے انبیا بھی کندر کھاتے تھے (لیکن نہ اسقدر) ملا صدرائی نے تفسیر وغیرہ میں لکھا ہے کہ محی الدین عربی نے کہا فرعون مات مومناً۔ اسکے بعد ملا صدرا کا

قول ہے ھذا الکلام یشتم منہ رائحۃ التحقیق - انصاف یہ ہے کہ یہ سخن بے جا ہے - اسلئے کہ فرعون کافر مرا - قرآن دال ہے شیخ احمد نے ملا محسن کی تکفیر کی ہے آپکی کتاب قرۃ العین کی شرح لکھی ہے اعتراضات کئے ہیں حاجی ملا ہادی سبزواری نے اسکے جوابات لکھے ہیں اس نے خود کو خاتم ولایت مطلقہ لکھا ہے اوانکا قول ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قصر ہے خشت طلا و نقرہ سے صرف ایک اینٹ کی وجہ سے ناتمام ہے میں نے جب ایک اینٹ رکھی وہ قصر تمام ہوگیا بیدار ہو کر یہ تعبیر کی کہ ولایت مطلقہ میری وجہ سے تمام ہوگئی - ایضاً اونکی تحریر ہے معراج میں علی کو پست تر خلفاے ثلثہ سے دیکھا - اول کتاب فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں - سبحان من اظہر الاشیاء وھو عینھا جب یہ کتاب علاء الدولہ سمنانی کی نظر سے گذری حاشیہ پر لکھا اے شخص اگر کوئی تجھکو تیرے فضلہ سے نسبت دے اور کہے شیخ وہی فضلہ اپنا ہے تو راضی نہو گا کیونکر راضی ہوتا ہے کہ حضرت واجب الوجود کو اپنے فضلہ سے نسبت دیتا ہے - ایک رسالہ مین لکھتے ہیں جبکہ میں معراج میں گیا خدا اسے ہمکلام ہوا - فقلت یا مس انا انت وانت انا فان قلت فکم ناجتنی انا انت و انت انا قلت جہتہ المخا طبیہ اس کلام کا حسن و قبح اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے - ملا علی سکے شاگردوں سے میں نے سنا ہے کہ ملا صدرا آخر عمر میں قول انقطاع عذاب آخرت سے منحرف ہوگئے اور ایک رسالہ اثبات خلود میں لکھا

شیخ احمد نے ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ مصلی کو چاہیے نماز میں ایاک نعبد کہتے
وقت حضرت امیر المومنین کا قصد کرے اسلئے کہ خدا مجہول الکنہ
ہے۔ اور جو کچھ ذہن میں آئے مخلوق ذہنی ہے جس طرح
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کلما میزتموہ باوہامکم
بادق معانیہ فہو مخلوق مثلکم مردود الیکم۔ پس چاہیے وجہ اللہ کا
ارادہ ہو کہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔ (جواب) معلوم ہے کہ
کنہ خدا ذہن میں محسوس نہیں بلکہ بوجوہ اوصاف خدا کی
معرفت حاصل ہے ہم قصد کرتے ہیں ایاک نعبدُ میں اوس
خدائے جامع الاوصاف کا اس میں شک نہیں کہ یہی قصد
کافی ہے۔ اور جسطرح خدا مجہول الکنہ ہے امیر المومنین بھی
ہمارے اذہاں میں مجہول الکنہ ہیں۔ پس اگر امیر المومنین کو
ہم ذہن میں لائیں وہ بھی مخلوق ذہنی ہونگے وہی اعتراض
یہاں بھی وارد ہوگا۔ ایضاً جسطرح خدا ہمارے لئے
مجہول الکنہ ہے امیر المومنین کے لئے بھی مجہول الکنہ ہے پس
امیر المومنین ایاک نعبدُ کہتے وقت کسکا قصد کرتے تھے حاصل
کلام یہ ہے یہ اقوال مذہب شیعہ سے خارج ہیں یہ مذہب صوفیہ ہے
جنکا قول ہے کہ سالک اپنے مرکو عبادت میں چاہیے کہ پیش نظر
رکھے۔ جسوقت ہم کربلائے معلےٰ میں مقیم تھے اہل ہند نے
ایک استفتا لکھا سید استاد آقا سید ابراہیم سے جواب
چاہا کہ آیا جماعت شیخیہ اور شیخ احمد کافر ہیں یا نہیں اور سبب
تکفیر کیا ہے انکے عقاید کیا ہیں ہم انسے معاشرت کریں یا نہ کریں

دوسرا استفتا لکھکر حاجی سید کاظم کے پاس بھیجا کہ تمہارا
مذہب کیا ہے تمکو کافر کہنے کا کیا سبب ہے۔ سید استاد نے
جواب لکھا کہ قال اللہ تعالےٰ من جاھد فینا لنہدینہم سبلنا۔
وقال امیر المومنین لکمیل ابن زیاد اخوک دینک فاحفظ لدینک
وقال الصادق لزرارہ۔ خذ ما اشتہر بین اصحابک۔ اس
سوال وجواب کو سید کاظم کے پاس لیگئے۔ اوس نے
ایک رسالہ لکھکر دلیل المتحرین نام رکھا۔ علمائے عرب وعجم کی
نسبت بے ادبی کی آقا سید مہدی کا نام اول قوم رکھا
شیخ محمد حسین صاحب فصول کو ثانی قوم کیا سید استاد کا
نام ثالث قوم رکھا مانند دعاے ضمی قریش چند فقرے لکھکر
اس طائفہ حق کی طرف منسوب کیا۔ قربّ عضو واقسدوہا وربّ
فرج ضیقوہا وربما احکام ابطلوہا وہکذا۔ اور سید استاد
کے جوابات پر اعتراضات کیئے کہ تم اپنے کو نائب امام سمجھتے ہو
پس لوگوں کو آیت کا حوالہ دینا تصریح نہ کرنی قانون سوال و
جواب سے خارج ہے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ کفر وایمان امور
اجتہادیہ سے ہے ہر شخص کو اسمیں اجتہاد کرنا چاہیے۔
اس میں تقلید کافی نہیں۔ شک نہیں کہ راہ ہدایت فطری ہے
فطرۃ اللہ التی فطر الناس جمیعا۔ یہ کتاب دلیل المتحرین سید
استاد کی خدمت میں پیش ہوی آپنے پوچھا اس کا نام کیا ہے
بیان کیا دلیل المتحرین آپ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ مناسب
تھا کہ اس کا نام رسالہ شتمیہ ہو۔ اسلیئے کہ اس میں علمائے

اعلام کے نام دشنام ہی دشنام ہے۔ شیخ مہدی کجوری حضرت کے شاگرد رشید نے اس کتاب کا رد اور شرح شرح کی سید استاد نے منع کیا کہ میں راضی نہیں ہون کہ تم اس کی شرح لکھو شیخ مہدی نے جواب لکھا کہ آپ کی رضامندی اس باب میں شرط نہیں دین میں ایک بدعتی پیدا ہوا ہے میں چاہتا ہون کہ اس بدعت کو رفع کرون۔ الحاصل حاجی ملا محمد تقی برغانی قزوینی شہید ثالث کا ذکر تھا آپ کی کرامات سے ہے کہ آپ نے شہادت میں امیر المومنین علیہ السلام کی پیروی کی ہے محراب مسجد میں درمیان سجدہ آپ کا خون مبارک بہایا گیا۔ آپ نے وعظ میں مذہب باب کی تکفیر فرمائی تھی میرزا جواد جنکی اصل عرب اور ساکن قزوین ہے وہ کہتے ہیں کہ شہادت کے قبل میں آپ کی خدمت میں پہنچا آپ نے کہا التماس دعا میں نے کہا خداوند عالم نے دین و دنیا کی نعمت آپ کو مرحمت فرمائی ہے عزت و ثروت اولاد علم نشر شریعت تالیفات سب کچھ حاصل ہیں اب کونسی آرزو باقی ہے۔ آپ نے کہا شہادت کی تمنا ہے میں نے کہا آپ کو ہمیشہ مرتبہ شہادت بلکہ اوس سے زیادہ فضیلت حاصل ہے موافق حدیث سیاہی علما کی خون شہدا سے بہتر ہے۔ آپ نے کہا بیشک ایسا ہے لیکن میں طالب شہادت ہوں۔ خون میں لوٹنا چاہتا ہوں۔ شب شہادت کا حال ہے کہ جب آدھی رات گذری حسب عادت آپ نے چاہا کہ مسجد میں عبادت کے لئے

جائیں عیال نے کہا آجکی شب مسجد میں جانا ترک فرمایئے گھر میں
عبادت کیجیئے آپ نے کہا تمکو خوف ہے کہ مجھکو قتل کرینگے
میں تو طالب شہادت ہوں کہ یہ سعادت میسر ہو ۱۲۶۴ء نصف
شب کے وقت گھر سے باہر نکلے مسجد میں آئے محراب عبادت
میں کھڑے رہے تضرع وزاری و بے قراری میں حسب عادت
مصروف ہوے مناجات خمسہ عشر امام زین العابدین پڑھ رہے
تھے کہ چند شخص فرقہ بابیہ سے داخل مسجد ہوے گردن مبارک پر
نیزہ مارا آپ خاموش رہے دوسرا وار کیا آپ کا دہن مبارک
شگافتہ ہو گیا۔ آٹھ زخم لگائے اس حالت میں ایک ضعیفہ
جو اوس مسجد میں چراغ روشن کرتی تھی آئی اسکی فریاد سے
قاتل بھاگ گئے وہ جناب محراب سے اوٹھے کہ مسجد سے باہر
جائیں مسجد میں خون نہ بہے آپ مسجد کے دروازہ تک آئے تھے
کہ ضعف غالب ہوا۔ گر پڑے اور بیہوش ہو گئے۔ خون میں ڈوب
گئے تھے اہل و عیال کو خبر ہوی روتے ہوے آئے گھر میں
لے گئے دو روز زندہ رہے زبان کے زخم کی وجہ سے بات
کرنے کی قدرت اور پانی پینے کی حالت باقی نہ تھی۔ تشنگی سے
مجبور رہتے۔ امام حسین علیہ السلام کی تشنگی یاد کرتے تھے اور
روتے تھے۔ تیسرے دن روح مبارک سرداران جوانان اہل بہشت
کی خدمت میں فائز ہوی جسم مبارک کو قزوین کے مقبرۂ
منفردہ میں دفن کیا حاجی مرزا ابوالقاسم شیرازی نے اپنے
لئے بنایا تھا۔ چند سال کے بعد تعمیر کے لئے قبر کھولی گئی بدن اطہر

اوسی طرح محفوظ تھا۔ اسوقت تک قبر معروف و مشہور ہے۔

احوال میر علی محمد باب

میرزا محمد حسین ساروی جو حضرت استادی کے افضل شاگردونسے تھے ان کو شیخ محمد حسین سے بھی تلمذ حاصل تھا زیارت نجف اشرف کا قصد ہوا مسجد کوفہ کے قریب حاجی سید کاظم سے ملاقات ہوی میرزا نے پوچھا آجکل کیا شغل ہے سید کاظم نے کہا مسائل کا جواب لکھ رہا ہوں میرزا نے کہا سوال کیا ہے سید نے کہا اس آیت کی تفسیر۔ ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسؤلا میں نے لکھا ہے کہ تاویل آیہ شریفہ اون ثلثہ سے ہے اسلئے کہ اول جو حکم کرتے تھے کہتے تھے سمعت عن رسول اللہ یقول کذا اسلئے تعبیر سمع سے کیگئی ثانی جو حکم کرتے تھے کہتے تھے رائت رسول اللہ یفعل کذا اسلئے بصر سے تعبیر کیگئی ثالث جو حکم کرتے تھے کہتے تھے اقول ہٰذا۔ اسلئے فواد سے تعبیر کیگئی۔ میرزا نے کہا ایسی تاویل تو ہر ایک آیت کی ہوسکتی ہے صحیح وہ ہے کہ مطابق نص ہو۔ رئیس فرقہ بابیہ میر علی محمد شیرازی تھے ان کو دعوے بابیت کا تھا انکا قول تھا کہ مین نائب خاص حضرت صاحب العصر کا ہوں اوس زمانہ میں کہ مولف کتاب عقبات عالیات سے مشرف تھا چند بار حاجی سید کاظم کے پاس گیا تھا رطب و یابس جو کچھ سید کاظم کہتے تھے میر علی محمد

لکھتے تھے۔ ایک شخص کا بیان ہے کہ مرقد کاظمین علیہما السلام کے قریب ایک شخص مرتاض کے ساتھ میں بیٹھا تھا میر علی محمد بھی آیا شخص مرتاض سے نے کہا خداوندا اس شخص کو ہلاک کریں میں نے کہا اس شخص پر آپ نفرین کیوں کرتے ہیں مرتاض نے کہا عنقریب اس شخص سے عقاید باطل ظاہر ہونگے مسلمانونکی عزت ریزی اور خونریزی ہوگی۔ اسکے بعد میر علی محمد شیراز میں آئے تالیف قلوب کے لئے تسخیر شمس کا جلہ کیا سر برہنہ دھوپ میں کھڑے رہتے تھے آفتاب کی گرمی سے رطوبت دماغ خشک ہو گئی مخبوط ہو گئے بابیت کا دعوے کیا ایک شخص نے حکایت کی ہے کہ میں طہران و اصفہان کے درمیان باب کے ہمراہ تھا ایک کاروان سرا میں قیام کیا وہانسے حمام جا رہے تھے بارش کا موسم تھا میں نے کہا عبا ساتھ رکھنی چاہئے بارش ہوگی باب نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور کہا آج بارش نہوگی میں نے احتیاطاً عبا رکھی جب تھوڑی دور گئے تیز ہوا چلی اور بارش شروع ہوی میں نے اپنی عبا باب کو دی۔ مجملاً اینکہ میر علی محمد نے ایک قرآن جعلی بنایا آیات اقتباس کئے ہر جائے عبارت مہمل بڑہائی مثل اسکے کہ۔ الف کاف نون انا جعلنا الباب اللباب علی الباب دلیلا۔ ایسے مزخرفات جمع کرکے اوسکا نام قرآن صاحب الامر رکھا۔ فقیر مولف نے بھی قزوین میں ان بابیوں کے قرآن کا جواب لکھا تھا ازانجملہ میں نے کہا۔ یا ایہا الشیخون ان اللہ قد ارسل رسولاً و نصب لرسولہ وصیا فجعلتم وصیہ آلہا قد برا۔ الخ۔ اس جماعت نے

حرام کو حلال سمجھا تھا مانند نصاریٰ اتحاد و حلول کے قایل تھے
کہتے تھے کہ ہم وہی حسنؑ و حسینؑ اور دوسرے امام ہین قتل
کے ۴۰ دن کے بعد پھر زندہ ہوتے ہیں سید نعمت اللہ جزایری
نے انوار نعمانیہ مین لکھا ہے کہ ان مین ایک کا نام محمد تھا کہتا
تھا مین وہی پیغمبر ہون دوسرے کا نام علی تھا بقیہ کے نام اسی طرح تھے
جب ان کو قتل کرنے پکڑ کر لیجاتے تھے ان کی بہن کوٹھے پر
کھڑی ہوی ہنستی تھی سبب پوچھا تو کہتی تھی کہ میرے بھائی کو
قتل کرتے ہین بعد چالیس دن کے وہ بحالت جوانی زندہ
ہوگا۔ حاجی محمد کریم خان نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ باب نے
مجھکو لکھا تھا کہ لوتی کیا فن ہے تائے منقوط سے لکھا تھا
اور یہ بھی لکھا تھا کہ کرمان مین میرے نام کو منارے کے اوپر
جزو اذان کرنا چاہیئے اور کہنا چاہیئے اشہد ان میر علی محمد باب اللہ
مجملاً لیکن ضروری دین امامیہ ہے کہ غیبت کبریٰ کے بعد جب تک امام
خود ظہور نفرمادین نائب خاص امام کوئی شخص ہو نہین سکتا
صدوق نے رسالہ اعتقادات میں لکھا ہے کہ یہ ضروری دین
امامیہ ہے۔ اور اتحاد و حلول باطل ہے۔ الحاصل یہ باب فساد
و ضلالت کا باعث ہوا کئی ہزار آدمی زنجان و مازندران اور
تمام شہروں میں اسکی وجہ سے قتل ہوے۔ حاجی محمد کریم خان
کے لئے یہ آیت بنائی تھی۔ ان الکریم فی الکرمان کان کریما۔ اسکے
معتقد اسکو نائب امام اور بعض امام اور بعض رسول خاتم سمجھتے
تھے۔ اسکے خطبون کو ثانی قرآن مجید اور بعض ناسخ قران مجید

بانتے تھے۔ آخر الامر مجلس سلطانی میں اسکو طلب کیا علمائے خاص
بھی موجود تھے۔ حاجی ملا محمود نے باب سے سوال کیا بادشاہ کا
حکم ہے۔ کہ آپ اپنے دعوے کو علمائے اسلام کے سامنے
بیان کریں تاکہ اسکی تصدیق یا تکذیب ثابت ہو۔ آپ سے میرے
چند سوالات ہیں۔ کیا مثل قرآن آپنے کتاب تالیف کی ہے
باب نے کہا خدا سے ہے۔ حاجی ملا محمود نے کہا کہ میری اتنی لیاقت
نہیں ہے اگر آپ کی تالیف ہے تو فرمائیے ورنہ انکار کیجئے۔
باب نے کہا میری تالیف ہے نظام العلما نے کہا اول جو آپ نے
کہا تھا کہ خدا سے ہے اوسکے یہ معنی ہیں کہ زبان آپ کی مثل شجر طور ہے
روا باشد انا اللہ از درختے ؛ روا نبود چرا از نیک بختے
این ہمہ آوازہا از شہ بود ؛ گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود
باب نے کہا آپ پر رحمت ہو نظام العلما نے کہا کہ آپ کو باب
کہتے ہیں یہ نام آپکا کہاں رکھا۔ باب کیا معنی۔ اور آپ اس
نام سے راضی ہیں۔ باب نے کہا یہ نام خدا نے رکھا ہے
نظام العلما نے کہا کہاں۔ باب نے جواب دیا۔ خانہ کعبہ یا بیت المقدس
یا بیت المعمور میں بہر حال خدا کا رکھا ہوا ہے معنی باب انا مدینۃ العلم و
علی بابہا۔ نظام العلما نے کہا آپ باب مدینہ علم ہیں باب نے کہا
ہاں نظام العلما نے کہا الحمد للہ میں چالیس برس سے کوشش کرتا
ہونکہ ان ابواب سے کسی باب کی خدمت میں پہنچوں خود ولایت میں
میسر ہوا۔ آپ کی کفش برداری کی خدمت مجھکو مرحمت فرمائیے
باب نے کہا آپ تو نظام العلما ہیں۔ آپنے کہا میں یہی منصب

چاہتا ہون اور مجھکو کافی ہے۔ شاہزادہ ولی عہد نے فرمایا کر ہم بھی یہ سند باب کو عطا کرتے ہین۔ نظام العلما نے کہا بقول پیغمبر یا کسی حکیم کے قول سے العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان علم ابدان سے عرض کرتا ہون کہ معدہ میں کیا کیفیت ہوتی ہے کہ کبھی کو تخمہ ہوتا ہے بعض وقت علاج سے صحت ہوتی ہے اور بعض وقت سوء ہضم وغثیان کی طرف منتقل ہوتا ہے یا مراق کی طرف منتہی ہوتا ہے باب نے کہا علم طب سے مین ناواقف ہون ولی عہد نے کہا کہ آپ تو باب علوم ہین اور طب سے ناواقف یہ دونون باہم ضد ہین نظام العلما نے کہا اس کا کیا مضایقہ یہ علم بطرہ ہے۔ داخل علوم ہین بابیت سے منافات نہین رکھتا ہے۔ خیر جناب یہ تو فرمائے کہ علم ادیان اصول ہے اور فروع اور اصول مین مبدء ومعاد سمع وبصر علم قدرت عین ذات ہین یا غیر ذات۔ باب نے کہا عین ذات نظام العلما نے کہا پس خدا متعدد ہوا اور مرکب ذات با علم دو چیزین ہین مثل سرکہ وو شاب مین یکدیگر ہوے ہین مرکب ذات و علم سے یا ذات وقدرت سے وہکذا۔ علاوہ برین ذات لاضد لہ ہے علم عین ذات ہے اسکا ضد موجود ہے کہ جہل ہے علاوہ ان دو مفسدون کے خدا عالم ہے پیغمبر عالم ہے مین عالم ہون علم مین ہم خدا کے ساتھ مشترک ہوے۔ مابہ الامتیاز یہ ہے کہ علم خدا خود سے ہے علم ہمارا اوس سے ہے۔ پس خدا مرکب ہوگا مابہ الامتیاز اور مابہ الاشتراک سے حالانکہ

غدا مرکب نہین ہے۔ باب نے کہا مین نے منطق و حکمت نہین پڑھی ہے۔ شاہزادہ نے تبسم کیا نظام العلما نے کہا فروع مستنبط کتاب و سنت سے ہے اور فہم سنت و کتاب اکثر علوم پر موقوف ہے مثل صرف و نحو معانی بیان منطق آپ تو باب ہین قال کی تعریف فرمائیے۔ باب نے کہا کونسا قال نظام العلما نے کہا۔ قال یقول قولاً۔ یہ کہکر اطفال نوآموز کی طرح صرف شروع کی۔ قال قالا قالوا قالت قالتا قلن اور باب سے کہا باقی آپ تعریف کرین۔ باب نے کہا طفلی مین پڑھا تھا بھول گیا۔ پھر کہا گیا کہ قال کی تعلیل بیان کیجئے باب نے کہا تعلیل کیا چیز ہے نظام العلما نے بعض کی تعلیل کی اور کہا کہ باقی تعلیل آپ فرمائیے باب نے کہا میں کہہ چکا ہون اور پھر کہتا ہون کہ بھول گیا ہون۔ نظام العلما نے کہا ہوالذی یریکم البرق خوفاً و طمعا کی ترکیب بیان کیجئے۔ خوفاً و طمعا بحیثیت ترکیب کیا چیز ہے باب نے کہا میری نظر میں نہین ہے نظام العلما نے کہا اس حدیث کے معنی بیان کیجئے لعن الله العیون فانها ظلمت العین الواحدہ۔ باب نے کہا میں نہین جانتا نظام العلما نے کہا کہ خلیفہ نے حضرت امام رضاؑ سے پوچھا کہ ماالدلیل علی خلافۃ جدک علی ابن ابی طالبؑ۔ قال الرضا آیۃ انفسنا قال لولا نساءنا۔ قال لولا ابناءنا۔ وجہ استدلال امام رضاؑ کیا ہے وجہ رد مامون کیا ہے کیفیت جواب رضاؑ کیا ہے باب متحیر رہا۔ نظام العلما نے کہا شان نزول انا اعطیناک الکوثر

معلوم ہے حضرت رسول کی طرف عاص نے اشارہ کرکے کہا تھا یہ مرد ابتر ہے عنقریب مرتا ہے۔ اسکی اولاد باقی نہ رہیگی۔ حضرت غمگین ہوے آنحضرت کی تسلی کے لئے یہ سورہ نازل ہوا۔ اب فرمائے یہ کیا تسلیہ ہے۔ باب نے کہا واقعی شان نزول سورہ یہی ہے اور مہلت چاہی۔ نظام العلما یہ بحث چھوڑکر دوسری طرف رجوع ہوے اور کہا ہم ایام شباب مین تقاضائے سن سے مطایبہ کرتے تھے یہ عبارت علامہ کی پڑہتے تھے۔ اذا دخل الرجل علے الخنثیٰ والخنثیٰ علے الانثیٰ وجب الغسل علے الخنثیٰ دون الرجل والانثیٰ الہنا کیون ہے۔ باب نے تامل کے بعد کہا یہ عبارت علامہ کی ہے حضار نے کہا ہان نظام العلما نے کہا علامہ کی عبارت نہین تو میری ہے معنی بیان کیجئے آخر باب علم ہو باب نے کہا میری سمجھ میں نہیں آتا۔ نظام العلما نے کہا معجزات پیغمبر سے ایک معجزہ قران ہے اعجاز اسکا فصاحت و بلاغت ہے تعریف فصاحت و بلاغت کی کیا ہے اور ان مین نسبت تباین ہے یا تساوی یا عموم وخصوص مطلق یا من وجہ باب نے بہت فکر کی اور کہا مجھکو معلوم نہین حضار کی حالت یہ سنکر متغیر ہوئی نظام العلما نے کہا اگر دو اور تین رکعت مین شک ہو کیا کروگے باب نے کہا بنا دو پر رکھینگے ملا محمد ممقانی نے کہا اسے بے دین تجھکو شکیات نماز بہی معلوم نہین اور دعوے باب کا ہے کہا بنا تین پر رکھینگے ملا محمد نے کہا معلوم ہے جب دو نہونگے تو ضرور تین ہونگے نظام العلما نے کہا تین بہی غلط ہے کیون نہین پوچھتے کہ شک نماز صبح یا مغرب میں ہے آیا بعد از رکوع ہے یا

قبل از رکوع یا بعد اکمال سجدتین ہے ملا نے کہا تمنے لکھا ہے اول من
آمن بی نور محمدؐ و علی علیہم السلام یہ عبارت تمہاری ہے یا نہین
باب نے کہا یہ عبارت میری ہے ملا نے کہا پس تو متبوع اور
وہ تابع اور تو اوسنے افضل ہوگا۔ حاجی مرتضیٰ قلی نے باب سے
پوچھا خداوند عالم کا ارشاد ہے۔ واعلموا انما غنمتم من شیئی فان للہ
خمسہ وللرسول۔ اور تم نے اپنے قران مین لکھا ہے۔ ثلثہٗ یہ
کیون اور کہا سنے باب نے کہا ثلث نصف خمس ہے کیا تفاوت
ہے علما کو بے اختیار ہنسی آئی ملا مرتضیٰ قلی نے کہا کسور تسعہ کتنے ہین
باب حیران رہا۔ نظام العلما نے مثنوی کی یہ بیت پڑہی۔
؎ چند ازین الفاظ و اضمار و مجاز ؛ سوز خواہم سوز با آن سوز ساز
اور کہا مین پابند لفظ نہین ہون اپنے دعوے کے مطابق کرامت
بتلائے تا مرید ہو جاؤنگا اور میری وجہ سے ایک جماعت آپکے دائرہ
ارادت مین رہیگی۔ اسلئے کہ مین علم سے معروف ہون عالم ہرگز
تابع جاہل نہوگا۔ باب نے کہا کیا کرامت چاہتے ہو نظام العلما نے
کہا اعلیحضرت سلطان الاسلام محمد شاہ بیمار ہین ان کو صحت دیجئے
شاہزادہ نے کہا دور کیون جاتے ہو تم خود موجود ہو تم کو جوان
بنادین کہ ہمیشہ ہمارے رکاب رہو۔ اور ہم بھی اس کرامت کے
ظہور سے یہ مسند باب کو دینگے باب نے کہا میری قوت نہین ہے۔
ملا محمد ممقانی نے کہا بے سبب عزت حاصل نہین ہوتی آخر آپ
مین کیا ہنر ہے باب نے کہا مین کلام فصیح کہتا ہون۔ الحمد للہ الذی
خلق السموات تا کو بالفتح پڑہا۔ شاہزادہ نے تبسم کیا اور فرمایا

دما بثنا والف قد جمالہ یکسر فی النصب وفی الجر معا۔ باب نے کہا میرا نام علی محمد اعداد رب کے ساتھ موافق ہے نظام العلما نے کہا ہر علی محمد و محمد علی یہی مطابق ہے چاہیئے اسوقت تمکو دعوے ربوبیت کا ہو نہ دعوے بابیت باب نے کہا مین وہ ہون کہ تم نے ہزار سال میرا انتظار کیا حاجی ملا محمد نے کہا تم مہدی صاحب الامر ہو باب نے کہا ہان نظام العلما نے کہا شخصی یا نوعی کہا شخصی نظام العلما نے کہا اوسکا نام مبارک محمد بن حسن ہے اور والدہ کا نام نرجس یا صیقل یا سوسن اور نام تمہارا علی محمد نام تمہارے مان باپ کا اسکے سوائے ہے۔ جائے ولادت اوس حضرت کی سامرہ مین ہے اور تمہاری شیراز مین سن مبارک اوسکا ایک ہزار سال سے زیادہ ہے اور تمہاری عمر ۴۰ سال کے قریب مین نے تم کو نہین بھیجا ہے باب نے کہا تم دعوے خدائی کا کرتے ہو نظام العلما نے کہا ایسے امام کا ایسا خدا چاہیئے باب نے کہا مین ایک روز مین دو ہزار سطر لکھتا ہون کون ایسا لکھ سکتا ہے نظام العلما نے کہا عتبات عالیات مین میرے پاس ایک کاتب تھا ہر روز دو ہزار سطرین لکھتا تھا آخر الامر اندھا ہو گیا تم یہ عمل ترک کرو ورنہ اندھے ہو جاوگے۔ الحاصل جب معلوم ہوا کہ باب کا دعوے بے اصل ہے۔ مجلس برخاست ہوئی دوسرے دن باب کو طلب کیا چوب زنی کا حکم ہوا۔ فراشان سرکاری باب کے معتقد تھے چوب زنی سے انکار کیا شیخ الاسلام اور حاجی ملا محمود کے ملازمین نے باب کی چوب زنی شروع کی باب کہتا تھا

غلطی کی خطا کی گرہ کھایا تو بہ کرتا ہون اوسوقت رہا کیا گیا لیکن چند روز کے بعد پھر دعوے کیا اور قتل ہوا۔

احوال حاجی محمد کریم خان

یہ صاحب بابی تھے حاجی سید کاظم کے شاگرد و نسبے تھے قاجاری ہونے کے سبب سے اشتہار و قوت حاصل تھی۔ ان کا اعتقاد تھا کہ رکن رابع ہر زمانہ مین لازم ہے (خدا و پیغمبر و امام) اور رکن رابع حاجی محمد کریم خان۔ حالت غیبت امام مین لازم ہے۔ علمائے اسلام کی پیروی کرین اس سے کسی کو انکار نہین یہ صاحب اپنے کو رکن رابع جانتے تھے اور خود کا رسالہ ان کی غلطی اور قصور فہم کا گواہ ہے۔ ایک شخص نے نواب حشمت الدولہ کے گھر مین انسے سوال کیا کہ مسافر کو کس وقت روزہ افطار کرنا چاہئے اور نماز کو قصر کرنا چاہئے حاجی نے کہا منزل سے خروج کے وقت اوس نے کہا یہ حکم تمہارا خلاف ماانزل اللہ ہے اور مخالف سیرت و اجماع۔ اسلئے کہ علما نے ایک حد بیان کی ہے۔ حاجی نے کہا میرا اجتہاد یہی ہے انما الاعمال بالنیات۔ شخص نیت سفر سے مسافر ہے۔ ایک امیر زادہ نے انسے سوال کیا کہ آپ نے کہا ہے مطلق غسل واجب ہو یا سنت مغنی عن وضو سے ہے کہا ہان۔ لیکن غسل استحاضہ۔ کہ اسمین وضو کرنے کے لئے

نص وارد ہے۔ رسول خدا نے اپنی ملت کو سمح وسہل فرمایا ہے ہم کس لئے اپنے ہر کام کو مشکل کرین۔ مولف کتاب فرماتے ہین کہ یہ قول قلت اطلاع کی دلیل ہے۔ شیخ الطایفہ نے کتاب تہذیب مین حدیث روایت کی ہے۔ قال الصادق کل غسل ... الا الجنابۃ۔ ایضاً حاجی سے سوال ہوا کہ مادہ تلمیذ کو قاموس مین کہان دیکھنا چاہئے۔ کہا تفاریج کو فرج میں اور تلامیذ کو لمذ مین حاجی کے قول سے قاموس میں دیکھا تو نہین پایا حاجی نے کہا قاموس مین اکثر مواد متروک ہین۔ دوسری مجلس مین ذکر ہوا کہ تلام در اصل تلامیذ تھا ذال کو حذف کیا۔ حاجی نے اعتراض کیا۔ کہ حذف ذال کی سند نہین ایک شخص نے کہا صرف مین مقرر ہے کہ خماسی کو جمع منتہی الجموع مین لیجاتے ہین تو لام کو حذف کرتے ہین سفرجل کو سفارج کہتے ہین۔ حاجی نے کہا لام حذف ہوتا ہے ذال کا کیا ذکر ہے گویا حاجی پر لام الفعل مشتبہ تھا بحرف مخصوص (یعنے وہ سمجھتے تھے کہ لام فعل کی جگہ کوئی دوسرا حرف نہین آسکتا)۔ اور ایک مجلس مین صاحب قاموس پر حاجی نے اعتراض کیا۔ کہ قاموس مین بہت مواد ترک ہین۔ ایک امیرزادہ نے سنکر کہا ترک معانی ممکن ہے ترک مادہ کا نشان مجھکو معلوم نہین حاجی نے کہا عزلج قاموس مین نہین ہے۔ حالانکہ دعاے خطب جمعہ مین معصوم نے فرمایا ہے۔ عزلج الموج۔ امیرزادہ نے کہا یہ کلمہ ز سے ہے یا ر سے۔ کہا ز سے۔ قاموس۔ نہایت۔ صراح مجمع البحرین۔ مین دیکھا نہ ملا۔ ر سے دیکھا موجود تھا۔ امیرزادہ نے

کھا ذ سے ہے بمعنی دوست۔ ز سے گھنا اور صاحب قاموس پر
اعتراض کرنا بے وقوفی ہے۔ حاجی نے کہا کلام امام ہے۔
امیرزادہ نے کہا یہ کلام شخص فاضل سے قبیح ہے۔ زمانہ
معصوم نہین کہ خود فرمادین۔ کہ یہ کلمہ ز سے ہے تاکہ ہم ارشاد کی
متابعت کرین اور کلام لغت کو باطل سمجھین۔ نہ معصوم کا خط صریح
موجود ہے۔ کہ کسی کو مجال انکار نہو۔ کاتب کی غلطی ہوگی۔ اگر
آپ کتاب کا نام فرمادین جسمین یہ دعا ہے۔ تو مین ثابت کردونگا
کہ ذ سے ہے۔ حاجی لاجواب ہوکر مرخص ہوا۔ امیرزادہ نے
کتب معروفہ دعا۔ مثل۔ مصباح کفعمی۔ وسیلۃ النجات۔ سفینۃ النجاۃ
واقبال وغیرہ دیکھے۔ وہ دعا نہ ملی۔ آقا محمد تقی فرزند آقا عبدالحسین
بن آقا باقر بہبہانی کو منتخب ذریعۃ الضراعۃ مین وہ دعا ملی۔ ذ سے
لکھی تھی۔ مطابق قاموس۔ ایضاً کسی مجلس مین ایک شخص نے
حاجی سے سوال کیا دعاے رجب بالمولودین فی رجب۔ محمد بن
علی الثانی وابنہ علی بن محمد۔ آیا ثانی صفت محمد ہے یا صفت علی کہ
مضاف الیہ ہے حاجی نے کہا کلام عرب مین صفت واسطے
مضاف الیہ کے مطلقاً مستعمل نہین ہے بلکہ ثانی صفت مضاف
ہے۔ ایک عالم اوس مجلس مین موجود تھے۔ کہا ایسا نہین ہے
بلکہ کلام عرب مین صفت مضاف الیہ بہت ہے۔ مثل یا بنت
محمد المصطفیٰ وزوجۃ علیٍّ المرتضیٰ۔ وام الحسن المجتبیٰ علیہم السلام
فقرات زیارت فاطمہ مین وارد ہے۔ یا ام الحسن والحسین سیدی
شباب اہل الجنۃ۔ دوسرے مقام پر ہے۔ السلام علیک یا فاطمۃ

بنت محمد رسول اللہ۔ دعائے عدیلہ مین ہے۔ بعد الرسول المختار علی قامع الکفار۔ اسی طرح نظائر بہت ہین۔ اور اسی طرح صفت مضاف بھی بہت ہے مثل ذو العرش المجید جاءنی غلام زید الشریف بالرفع۔ اسی طرح صفت واسطے موصوف مضاف کے بھی ہے یہی فقرۂ دعا کہ ثانی صفت بعد از صفت ہے۔ واسطے محمد کے۔ اور بھی صفت کی توصیف ہو رہی تھی کہ حاجی نے کہا ہمیشہ بنا تمہاری تضیع اوقات پر ہے یہ کہکر ناحق نزاع شروع کی وہ عالم خاموش رہے مولف نے انکی کتاب ارشاد العوام پر حاشیہ لکھا ہے۔ اوس کتاب کی تردید اصل کتاب سے زیادہ ہے۔

احوال سید محمد باقر بن سید علیؒ

سید محمد باقر بن سید علی حسینی قزوینی۔ آپ شریف العلما اور شیخ علی بن شیخ جعفر کے شاگردوں سے ہین۔ صاحب ذکاوت و ادراک۔ اصول و فقہ مین اوایل مین مسلط تھے۔ آخر مین کسی قدر تارک ہوے تھے۔ آپ خوشنویس تھے۔ شکستہ و نسخ خوب لکھتے تھے خوش نویسان زمان سے ان دو خطوط مین ممتاز تھے۔ آخوند ملا علی لوزی بھی خط شکستہ مین سرآمد اہل زمان تھے مولف سے مشق کی تہی۔ جناب آقا سید محمد موصوف خوش تقریر و تحریر تھے بحث مین ید طولی حاصل تہا۔ یہانتک کہ آخوند ملا عبدالکریم ایروانی علم اصول مین۔ عراق عرب و عجم میں جنکا ثانی نہ تھا وہ بھی بحث مین

آپ سے عاجز ہو جاتے تھے باوجودیکہ وہ انکے استاد تھے ریاست
عامہ وتامہ قزوین مین آپ پر منتہی تہی۔ آپ کے ایک بھائی تھے
حاجی میرزا رفیع وہ بھی مرد فاضل تھے۔ مولف کتاب تفسیر قاضی اونسے
دیکھتا تھا۔ جب مولف نے اصفہان مین حجت الاسلام سے اجازہ چاہا
میری کتاب فقہ طلب کی مطالعہ فرمایا۔ جس روز اجازہ کا وعدہ تھا
راہی جنان ہوے۔ مولف نے اونکے شاگرد آقا سید محمد موصوف
سے اجازہ چاہا آپ نے اجازت لکھدی۔ آپ عتبات عالیات
کی زیارت کے بعد قزوین مین گوشہ نشین رہے اسکے بعد حجۃ الاسلام
کی خدمت مین دو سال حاضر رہکر اجازہ حاصل کیا۔ قزوین مین
مراجعت کی حجت الاسلام کی وصیت کے مطابق حوائج مومنین کے
انجام مین معروف رہے۔ مولف سے فرماتے تھے کہ شیخ کلینی نے
اصول کافی مین ایک باب ایمہ اطہار سے لکھا ہے۔ حمایت فقرا
وضعفا مین ایک لحظہ غافل نہین رہ سکتا۔ آپ کی عمر ۸۰ سال کی
تہی۔ علماے اعلام کی عمر اکثر عام اشخاص سے زیادہ ہوتی ہے
باوجودیکہ زحمت وآزار حرکات فکریہ۔ تصنیفات وتالیفات
مین گذرتی ہے۔ اسکا سبب بجز خداے تعالی کے کوئی نہین جانتا
ہم اپنی عقل ناقص سے صرف اسقدر سمجھتے ہین کہ علماسے ترویج
دین مین ہدایت مسلمین۔ حفاظت حاصل ورد باطل مخصوص ہے
یہی سبب طول عمر کا ہوگا۔ علما دایم الحضور۔ دایم القرب رہتے ہین
لہذا انوار افاضات داور دادار انکے سر پر دوسرون سے زیادہ پرتو
افگن ہین۔ انکو کسب استعداد افاضہ سب سے زیادہ حاصل ہے اور جلا افاضات سے

طول عمر بھی ہے۔

احوال مولف کتاب قصص العلما

محمد بن سلیمان بن محمد رفیع بن عبد المطلب بن علی التنکابنی۔ اگرچہ یہ فقیر مولف کتاب سلک علماے اطیاب مین کر موضوع اس کتاب کا ہے خود کو شریک کرنا ترک ادب سمجھتا ہے لیکن بعض حالات عجیب و غریب کا ذکر موجب ازدیاد توکل ہے اور ذکر تالیفات مایۂ شوق طلاب ہے۔ میرے جد مرحوم قزوین جاکر شرح لمعہ پڑہتے تھے کہ اونکے والد کا انتقال ہوا وطن مین مراجعت کی۔ دعا لکھنے مین آپ کی بہت شہرت تہی۔ آپ متقی تھے۔ حاکم وقت سے وظیفہ مقرر تھا۔ لیکن اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کیلئے صرف نہ کرتے تھے فقیروں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ میرے والد اور چچا کو عراق مین بھیجا میرے چچا بھی متقی تھے۔ والد مرحوم عربی مین کامل تھے۔ اوسی زمانہ مین ملا مہراب اصفہان مین مشاہیر عرفا سے تھے۔ غیب کی خبر بیان کرتے تھے۔ والد مرحوم سے ملاقات تہی ایک شب والد مرحوم نے خواب مین دیکھا کہ وارد بہشت ہوے ہین۔ اور بہشت مین حلے سے ایک موتی اوٹھالیا۔ صبحکو یہ خواب ملا مہراب سے کہا۔ ملا نے بعد تامل کہا کہ تمہاری ایک بی بی سیدانی ہے۔ اوسنے ایک فرزند تولد ہوگا کہ مشاہیر علما و ادبیا سے ہوگا۔ اسی سبب سے والد مرحوم مجھسے بے نہایت محبت رکھتے تھے میری والدہ سیدانی تہین

میرے والد مرحوم اصفہان مین رہتے تھے۔ شہزادہ نواب ملک آرا
محمد قلی میرزا والی مازندران نے آپ کو طلب کیا آپ نے انکار
کیا۔ آپ فن طب مین بھی کامل تھے۔ لہذا شہرت حاصل تھی
آخوند ملا علی نوری کو بھی شہزادہ نے خط لکھا کہ آپ کو بھیجین
آخوند کے اصرار سے آپ مازندران مین گئے۔ چند سال وہان
رہے وہان سے تنکابن مین مراجعت فرمائی۔ پھر یہان سے کہین
نہ گئے۔ آپ اول وقت نماز پڑھتے تھے۔ نوافل بھی پڑھتے تھے
اور ہر روز ایک جزو قران شریف تلاوت فرماتے تھے۔ ہر صبح
سورۂ یسٓین اور سو بار لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین۔ اور تمام
اوراد پڑھتے تھے۔ نماز وتر کے قنوت مین سورۂ واقعہ پڑھتے تھے
نماز تہجد کبھی ناغہ نہ کرتے تھے۔ ہمیشہ کتب احادیث مطالعہ کرتے تھے
میری کم سنی مین مجھسے فرماتے تھے کہ مین نے خدا سے دعا کی ہے
کہ مجھکو دنیا مین اسقدر مہلت عطا فرمائے کہ تم کو جوان دیکھون
ایسا ہی اتفاق ہوا کہ جب مین بالغ ہوا۔ آپ کی وفات ہوی۔ یہ آپکی
کرامت تھی۔ آپکے حواشی مطول۔ مفاتیح۔ شرح جامی۔ شرح اسباب
شواہد ربوبیہ اور زاد المعاد پر ہین۔ رسالہ وبا اور اسکا علاج۔
لکھا ہے۔ اپنے خط سے بہت کتابین لکھی ہین۔ مثل تصریح حاشیہ
سید نعمت اللہ وعصام حاشیہ چلپی۔ حاشیہ میرزا جان مطول بر
مفاتیح ملا محسن کی جلدین۔ شرح آقا ہادی۔ شواہد ربوبیہ۔ شرح
زیارت جامعہ۔ اجوبۃ المسایل۔ شرح فواید۔ نصف تحفہ نصف شوارق
نصف محرق۔ نصف زاد المعاد۔ حاشیہ حکمت العین جلد سوم حیات القلوب

تذکرۃ الایمہ - ایک شب وقت سحر مین خواب سے بیدار ہوا -
دیکھا کہ والد مرحوم بیٹھے ہین اور شدت سے رو رہے ہین -
تسکین حاصل ہونے کے بعد سبب دریافت کیا - فرمایا قنوت
وتر مین مناجات خمسہ عشر پڑھ رہا تھا - اور رو رہا تھا - ناگاہ سقف
خانہ سے آواز آئی - ایہا العالم العامل - اسکے بعد خاموش رہے اور
کچھ بیان نہ کیا - مولف نے صمدیہ اور شرح تصریف والد مرحوم سے
پڑھی ہے - سیوطی و کبریٰ اور حاشیہ ملا عبد اللہ خان مغفال و آقا
سید ابو جعفر بن سید حسین اعلے اللہ مقامہما سے پڑھا تھا - آقا سید
ابو جعفر آقا سید علی صاحب ریاض کے شاگرد تھے - آپکو
عربی مین ید طولیٰ حاصل تھا - سیوطی پر حاشیہ لکھا ہے - آپ کی
کرامت یہ ہے کہ ایک فقیر سید پر ایک تحصیلدار محصول کے لئے ظلم
کر رہا تھا - آپنے کہا چھوڑ دے اوس شقی نے آپکے کلام پر توجہ نہ کی
آپنے کہا خدا تجھکو دیوانہ کرے وہ شقی اُسیوقت دیوانہ ہوگیا
تین دن کے بعد مرگیا - کرامت دوم یہ ہے کہ ہر شب مسجد مین جاتے
تھے اور صبح تک مشغول عبادت و تضرع و ازی رہتے تھے - ایک
دن صبح کے وقت ایک فقیر آپکے پاس آیا دست بوسی کرکے کہا
مجھکو آپ کی عبادت بہت اچھی معلوم ہوئی آپ کے گھر کے متصل خزانہ
ہے میرے ساتھ آئیے تو نشاندہی کرتا ہون آپنے کہا مین خزانہ نہین
چاہتا ہون - مولف کتاب کو علم اصول مین ملا صفر علی لاہجی قزوینی سے
تلمذ حاصل ہے - لیکن اصل استاد علم منقول کے آقا سید ابراہیم صاحب
ضوابط ہین کہ مولف کی تکمیل علم آپ سے ہوی - فقہ و اصول اور

علم رجال بھی آپ ہی سے پڑہتا تھا۔ مولف کی پیدایش کا سال ۱۲۵۳ھ ہے ایام طفلی مین ایک شب خواب مین دیکھا کہ حضرت صاحب العصرؑ میرے بناکردہ مدرسہ کے متصل تشریف فرما ہین اور میرے سر کو شمشیر سے جدا کیا۔ مراتب عالی پر فایز ہونے کے بعد مین نے طول عمر کی تعبیر کی اور ایسا ہی ہوا۔ عقد کے قصد سے استخارہ کیا یہ آیت نکلی۔ یازکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ۔ مین سمجھا کہ اس عورت سے مجھکو لڑکا ہو گا میری حیات مین فوت ہو گا۔ ایسا ہی ہوا کہ مین نے اوس عورت سے عقد کیا لڑکا صاحب فطانت۔ نہایت صبیح پیدا ہوا۔ اور سترہ سال کی عمر مین فوت ہوا ایک وقت کا واقعہ ہے کہ زیارت صدیقہ صغریٰ فاطمہ بنت حضرت موسیٰ بن جعفرؑ سے مشرف تھا۔ ہمیشہ زرسکہ میرے ساتھ رہتا تھا۔ شب جمعہ تھی چاہا کہ خدام کو تنخواہ دون۔ سہواً روپیہ کے عوض دو اشرفیان دین مراجعت کے بعد معلوم ہوا کہ روپیہ کے عوض اشرفی دی ہے۔ اشرفی کی تھیلی خالی تھی ـــــ دوسرے دن اس خالی تھیلی مین خود بخود غیب سے دو اشرفیان موجود ہین۔ اوسی سفر مین دوسری دفعہ بھی اسی طرح اتفاق ہوا۔ جوار حضرت عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی مین جنکا سلسلہ ہفت پشت پر حسنؑ مجتبیٰ تک پہنچتا ہے ایضاً میرے مکان مین اور میرا فرزند دونون بیمار اور قریب مرگ ہو گئے تھے۔ صدیقہ صغریٰ معصومہ کی زیارت سے مکرر مشرف ہوا روضہ مقدسہ مین عرض کی کہ ہم دور سے آپکے در اقدس پر آئے ہین یہ امید نہین کہ دماغ سوختہ اور ملول واپس ہون۔ یہ کہنے کے بعد

اوسی وقت دونون بیمار ونکو صحت حاصل ہو گئی - کربلائے معلی
مین اقامت کے وقت ایک شب حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کو
خواب مین دیکھا - مین نے سوالات کئے جوابات ارشاد ہوے -
اسکے بعد مین نے کہا کہ مسئلہ معروفہ ظن خاص وظن مطلق مین
کونسا قول حق ہے آپ نے اسکے جواب سے اعراض فرمایا مین
سمجھا کہ اسکا جواب دینا مقصود نہ تھا - اس زمانہ مین کہ امام زمان
غائب ہین انہین احکام ظاہرہ پر عمل کرنا چاہئے کسی مجلس مین ایک
شخص نے کہا کہ سفیر انگریزون کا کہتا ہے کہ معجزہ شق القمر کا اخبار
مین ذکر نہین ہے حالانکہ روزنامچہ مین ہونا ضرور تھا - اور کسی نے
بلاد افرنج مین دیکھا بھی نہین اگر ایسا ہوتا تو سبکو معلوم ہوتا - اسلئے
انکار ہے اور علما سے بھی کوئی شخص سفیر کے نزدیک دلایل سے
ثابت نہین کر سکتا - مولف فقیر نے کہا علمائے کامل سے سفیر کو
ملاقات نہوئی ہوگی - اگر علمائے ناقص حاضر ہوے ہونگے تو اس
شبہہ کے حل سے قاصر ہونگے - حل شبہہ یہ ہے کہ ظہور معجزۂ شق القمر
ایک ہی وقت اور ایک ہی لحظہ مین ہوا - اسی وجہ سے ہر شخص کو
اطلاع نہوی بلکہ انہین چند اشخاص کو معلوم ہوا کہ پیغمبر کی خدمت
مین حاضر تھے اور مشاہدہ کیا - بعض سوتے تھے اور بعض اپنے
کام مین مشغول تھے - علاوہ اسکے اوسوقت فرنگیون مین روزنامچہ کا
رواج نہ تھا - اس کا رواج بعد ہوا ہے - اسکے سوا سبب یہ بھی ہے
کہ زمین کروی ہے - سمت مشرق ہر پانچ فرسخ پر آفتاب کا ایک
دقیقہ پیشتر طلوع وغروب ہوتا ہے - اور ہر بیس فرسخ پر چار دقیقہ

پیشتر۔ چنانچہ علم ہیئت سے ظاہر ہے۔ اور بسمت مغرب ہر جس فرسخ
پر چار دقیقہ کے بعد طلوع و غروب ہوتا ہے شاید بلاد فرنگ مین
شق القمر کے وقت ظہر یا عصر ہو بہر حال دن کا وقت ہوگا۔ اسلیئے
وہان مرئی نہو سکا۔ بعض حکما کا قول ہے کہ اعجاز و کرامت نبی یا
ولی سے تصرف ہے قوت خیالیہ یا بصر مین دیکھنے والا سمجھتا ہے
کہ ایسا ہوا۔ لہذا ناظر کے خیال مین تصرف کیا گیا ہے نہ بہ نسبت
دوسرون کے۔ لیکن یہ مذہب باطل ہے۔ ایسا ہوگا تو اعجاز مثل
افسانہ کے ہونگے۔ حقیقت و واقعی نہ ہونگے۔ بلکہ معجزات واقعی ہین
سوانح غیبیہ سے یہ حال بھی قابل اظہار ہے کہ ایام عاشور محرم مین
کتاب مقاتل دیکھتا تھا ایک شب یہ خیال ہوا کہ اصحاب حضرت
شہادت مآب میدان مین جاکر ایک ایک شخص جماعت کثیر کفار کو
قتل کرتے تھے یہ کسطرح ہوگا حالانکہ لشکر مخالف مین بھی شجاع اور
دلیر تھے۔ اونسے یہ شجاعت کسلیئے ظاہر نہ ہوی اس خیال کے بعد اوسی
شب خواب مین دیکھا کہ واقعہ کربلا پیش نظر ہے۔ مولف لشکر حضرت
سید الشہدا علیہ السلام مین حاضر ہے۔ ناگاہ ایک شخص آیا اور مجھسے کہا
کہ جہاد کے لئے تمہاری باری ہے۔ مین نے کہا میرے پاس کوئی حربہ
نہین ہے۔ اوس شخص نے ایک ٹوٹا چاقو مجھکو دیا کہ یہ تیرا حربہ ہے
مین نے کہا لشکر مخالف کدہر ہے۔ وہ شخص مجھکو ایک دیوار کے
پاس لیگیا۔ مین نے دیکھا کہ بہت سی چونٹیان قطار در قطار دیوار
پر سے جارہی ہین اوس شخص نے کہا یہ چونٹیون کی قطار لشکر مخالف ہے
مین نے چند خطوط کھینچے ہر خط پر بہت چونٹیان دیوار پر سے نیچے

گرتی تہین - مین بیدار ہوا اور سمجھا کہ معنی شجاعت ہے الحمد للہ بعین الیقین یہ شبہ رفع ہوا - ایضاً ایک حاکم ظالم سادات پر ظلم کرتا تھا مین نے بددعا کی وہ حاکم فی النار ہوا - ایضاً ایک بار گہر مین اہل و عیال کی فرمایش مجبور ہوگیا - آخر انکے اصرار سے وضو کیا - اور گہر سے چلا تہوڑی دور نہین گیا تہا کہ سامان میسر ہوگیا جس سال مین زیارت صدیقہ صغریٰ فاطمہ بنت موسیٰ بن جعفر سے مشرف تہا ایک مجلس مین علما جمع تھے - انہون نے کہا ثبوت نبوت خاصہ ممکن نہین بعض حکما تلامذہ حاجی ملا ہادی سبزواری سے - ہمنے ثبوت طلب کیا وہ قاصر رہ گئے - مین نے کہا مین اس مرحلہ کو طے کرتا ہون - بغیر تمسک قران شریف و معجزہ خاتم الانبیا کی حقیقت ثابت کرتا ہون لیکن اس کا اتمام موقوف ہے چند تمہیدون پر - مقدمہ اولیٰ عقل سے ثابت کرتا ہون - محمد بن عبد اللہ فلان سال مین آئے نبوت کا دعوے کیا - یہ ثبوت لامحالہ نقل سے ہے مگر نقل قطعی سے اس کا ثبوت ہے صرف عقل سے اسکا انجام محال ہے - پس عقلاً اثبات نبوت خاصہ سوا اس ایک جزو کے ہے - کہ فلان سال مین پیغمبر آئے پیغمبری کا دعویٰ کیا مقدمہ ثانیہ دلیل کے اقسام ہین - اول عقل قطعی - دوم عقل ظنی سوم دلیل نقل ظنی - مانند جز واحد - چہارم نقل قطعی - اس قسم آخر کے اقسام ہین - ایک جز واحد محفوف بقرینہ قطعیہ - مثل اسکے کہ کسی کے گہر مین داخل ہونا چاہتے ہو تو دق الباب کرتے ہو - گہر مین سے کوئی شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ صاحب خانہ نے تم کو اجازت دی ہے - آئیے - یہ جز واحد ہے - اور بہ سبب احتفاف قراین افادۂ

علم کرتی ہے۔ دوم خبر متواتر لفظی۔ مراد اس سے وہ ہے کہ خبر دینے والے اسقدر ہون کہ اونکی کثرت کی وجہ سے علم حاصل ہو کہ پیغمبرؐ نے یہ حدیث فرمائی ہے۔ لیکن مقام لفظ مین ہوسکتا ہے کہ نص وقطعی ہو۔ اور ممکن ہے کہ ظاہر وظنی ہو۔ سوم خبر متواتر معنوی اس سے یہ مراد ہے کہ احادیث متعددہ وارد ہوی ہیں۔ معانی مین باہم شریک ہین الفاظ مین مختلف ہین قطع حاصل ہوتا ہے کہ ایک ان احادیث سے معصوم سے صادر ہے۔ لہذا ان احادیث سے قطعی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون واقعی اور حق وصواب ہے۔ چہارم تظافر وتسامع یہ وہ ہے کہ اکثر خبر دینے والونسے علم حاصل ہو۔ حقیقت مضمون پر۔ لیکن وہ طبقات معلوم نہین ہین۔ بلکہ ایسی خبر واحد بھی جو سلسلہ سند کو ثابت کرسکے درمیان نہین ہے مانند اسکے کہ علم رکھتے ہین ہم کہ سند موجود ہے۔ رستم شجیع تھا۔ حاتم سخی تھا۔ ان امور پر علم حاصل ہوتا ہے سند نہین ہے تم یہ نہین کہ سکتے کہ مین نے زید سے سنا ہے اور زید نے عمر سے اور عمر نے دوسرے سے۔ اسی طرح سند احاد بھی موجود نہین ہے۔ تاہم ان امور کے مضامین پر علم حاصل ہے مقدمہ ثالثہ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف۔ تیرہ سو سال کے اول آئے۔ مکہ ومدینہ مین رہے۔ نبوت کے مدعی تھے غزوات کئے۔ یہ مقدمہ محل قطع ہے۔ تظافر وتسامع سے ثابت ہے مانند سخاوت حاتم وشجاعت رستم یہ مقدمہ اگرچہ قطعی ہے لیکن یہ نقل ثابت ہوا۔ محال ہے کہ ایسے امر کو عقل سے ثابت کرین۔ مقدمہ۔ رابعہ۔ واضح ہو کہ خدائے تعالے پر لازم ہے کہ

نظر بمقتضائے لطف بندوں پر اعلام فرمائے یہ اعلام ارسال رسل وتنزیل کتب سے ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ ہمیشہ روئے زمین پر ایک جماعت ہو کہ مذہب حق پر رہے۔ تاکہ لوگ گمراہ نہوں اور خلاف لطف لازم نہو۔ ارسال رسل وتنزیل کتب باعث لطف ہے یہ مقدمہ کتب کلامیہ سے ظاہر ہے۔ مولف نے بھی منظومہ نبوت میں بیان کیا ہے۔ عقل اِس معنی پر حاکم ہے مقدمہ خامسہ۔ مخفی نہ رہے کہ انسان کے تین اقسام ہیں۔ ناقص مستکمل۔ کامل غیر مکمل۔ کامل مکمل۔ قسم اول عامۂ ناس۔ اپنی تکمیل کے لیئے رسول کے محتاج ہیں۔ قسم دوم اولیا۔ جو زمان بنی اسرائیل میں تھے۔ خود کامل تھے۔ غیروں کی تکمیل نہیں کر سکتے تھے مثل لقمان۔ بنابر قول یا احتمال ونحو ذالک۔ قسم سوم انبیا ہیں۔ کہ خود بھی کامل ہیں غیروں کی تکمیل بھی کر سکتے ہیں۔ مقدمۂ سادسہ قبل از بعثت رسول خدا۔ دین حق کا رواج نہ تھا۔ قریش بت پرستی میں مشغول تھے۔ ظاہر ہے کہ بت پرستی عقلاً بھی باطل ہے۔ عقل خود حاکم ہے۔ معلوم ہے کہ خدائے تعالیٰ مجسم نہیں ہے مکان واجزا سے بری ہے۔ عاجز نہیں۔ غیر سے منفعل نہیں خداوند تعالےٰ وجود اتم تمام فوق التمام ہے۔ اور وجود اتم تمام فوق التمام بری ہے شوائب امتزاج اعدام سے پس ترکیب وعجز ونقص واحتیاج وانفعال غیر اومیں متصور نہیں۔ اور اقسام تمام اجسام ممیزبہ اعدام۔ مرکب اجزا ے غیرتام سے ہیں محتاج مقام اور عاجز فعل وکلام سے ہیں۔ بت پرستوں کے

افعال بھی مثل اقوال و اعتقاد کے باطل ہین - مثل شرب خمر - عقل خود حاکم ہے شراب کی خرابی ظاہر ہے - تحیر عقل کی وجہ سے تذکر مولی کہ لب لباب عبودیت ہے نہین ہو سکتا - خونریزی وغیرہ یعنی ہوتی ہے معلوم ہے کہ حفظ نفوس و اموال عقلاً بھی لازم ہے اور سبب بقائے نظام معاش ہے - بت پرستون کے باقی افعال و اقوال کی برائی ظاہر ہے -

اہل کتاب مین مجوس - نکاح دختر و خواہر کے معتاد شرب خمر کے عادی آتش کی خدائی کے معتقد - یہ سب امور عقلاً باطل ہین - نصاریٰ - قائل تثلیث - عیسیٰ - مریم - خدا - کو ابن و ام و اب کہتے ہین قائل اتحاد و حلول ہین - یہ تمام امور بداہت عقلیہ سے کفر ہیں - اناجیل اربعہ باہم متناقض - شراب کو حلال جانتے ہین - انجیل مین مذکور ہے کہ ایک مجلس مہمانی مین چند ظروف خالی عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے شراب سے بھر گئے مہمانونکو آپنے شراب پلائی اُسکو مست و بے عقل کیا - ایک جائے انجیل مین فاصلہ درمیان یوسفؑ و عیسیٰ کے چالیس پشت سے زیادہ لکہا ہے - دوسرے مقام پر چالیس سے کم لکہا ہے بہر حال انکے مذہب کا بطلان ظاہر ہے - مذہب یہود وہ بھی باطل ہے توریت محرف - شراب حلال - توریت میں داخل کیا ہے کہ ایک وقت خدائے تعالیٰ آسمان اول پر آیا زمین پر نظر کی دیکہا کہ لوگ خونریزی اور معصیت اور فساد مین مشغول ہین پس خدائے تعالےٰ انکی خلقت سے پشیمان ہوا - اسی توریت مین لکہا ہے کہ یعقوب نے اپنی خواہر علیار کو سجدہ کیا - اسی توریت مین ہے کہ لوطؑ پیغمبر قوم کی

ہلاکت کے بعد آبادی سے دور اپنی دونوں دختروں کے ساتھ گئے
دختر کلان پر شہوت کا غلبہ ہوا۔ اپنے باپ کو شراب پلائی مست کیا
مباشرت کے بعد باپ سے حاملہ ہوی چھوٹی بہن کو بڑی بہن کے حمل کا
حال معلوم ہوا تو اسنے بھی باپ کو شراب پلائی۔ حالت مستی مین یہ
بھی اوسی طرح باپ سے ہم بستر ہو کر حاملہ ہوی۔ ایک بہن سے لڑکا
پیدا ہوا دوسری بہن سے لڑکی پیدا ہوی۔ جب یہ چھوٹے بچے بڑے
ہوے باہم زوج ہونے اسنسے نسل پھیلی۔ توریت مین ایسے اعمال
شنیعہ کو پیغمبرون سے منسوب کیا ہے۔ الحاصل اس مذہب کا بطلان
بھی ظاہر ہے محتاج بیان نہین ہے۔
مقدمہ سابعہ۔ دین محمدی۔ موافق صواب و مدلول ہے۔ عقاید عقل
کے مطابق ہین۔ خدا کو جسم و محل و اعراض و شریک سے منزہ سمجھا ہے
اتحاد و حلول سے تبرا اور تغیر و تبدل سے معری جانا ہے۔ اسکو
عادل و قادر و عالم و غنی مانتے ہین اور مثل اسکے عقاید حق حال مین
عقل سلیم خود فیصلہ کر سکتی ہے کہ یہ مذہب برحق ہے۔ فروع مین
اوراد و اذکار دن رات کے مقرر کیئے گئے کہ ذکر حق مین مشغول
ہون۔ خداے تعالے سے غافل نہون۔ اور رفتہ رفتہ دین ہاتھ سے
نہ جائے۔ عقل اسپر حاکم ہے کہ ہر پیغمبر اوراد و اذکار بیان کرے
تاکہ اوسکے سبب سے بندگان خدا۔ خدا کو یاد کرین۔ تکالیف شرعی
نقصان سے مبری ہین اسلیئے کہ جب انسان مقام سیر و سلوک
و تکمیل نفس مین پہنچے۔ محبت مال و مکان و اہل و عیال چھوڑ کر
خودی سے دور ہو۔ خدا سے نزدیک ہو۔ جو وقت کھانا پینا

مال و زن و فرزند وغیرہ کسی کی محبت دل مین نہ رہے اوس وقت خاص محبت خدا کی حاصل ہوگی حقیقت عبادت وبندگی اوسیوقت ظاہر ہوگی۔ لہذا سرور عالم نے پانچ وقت کی نماز مقرر فرمائی کہ ان اوراد و افعال سے پیشانی کہ اشرف اعضائے انسانی ہے خاک پر ملنے سے عُجب وکبر و افتخار و خودبینی برطرف ہوتی ہے۔ اسکے بعد زکات وخمس کا حکم دیا تاکہ خیرات مال سے محبت مال کی بھی دل سے باہر ہو۔ اسکے بعد روزہ کا حکم دیا تا محبت اکل وشرب کی جو کام حیوانات کا ہے ویسی نہ رہے۔ اسکے بعد صاحبان استطاعت کو حج کا حکم دیا۔ تا بسبب مسافرت۔ اہل وعیال گھر وطن مال واسباب ان امور کی محبت باقی نہ رہے۔ اوسوقت۔ دل۔ کہ نشیمن رب ہے جل شانہ بفحواے خبر انمائے۔ انا عند المنکسرة قلوبهم والمندرسة قبورهم۔ اغیار سے خالی اور رشک وغبار سے صاف ہوکر ان اسرار سے واقف ہوگا۔ اور منحصر ہوگی محبت قلبی خاص واسطے خدا کے عز اسمہ وعم نوالہ شعر (از مترجم کتاب حکیم میر نادر علی رعد)

ہو عکس غیر سے گر صاف آئینہ دل کا ؛ تو خوب نام ہے پھر خانہ خدا دل کا

عبادت مین یہ حکمت ہے۔ اسی طرح احکام خدا متعلق امور معاش وابواب سیاست وغیرہ سب عین حکمت ہین۔ عقل سے ہر ایک امر کا حق ہونا ظاہر ہے۔ محمد بن عبد اللہ نے تظافر وتسامع سے خدا کی طرف سبکو طلب کیا۔ آپ کامل فی نفسہ اور مکمل غیر ہین۔ آپکا دین حکمت وصواب اور عقل کے مطابق ہے اسکے سوا کوئی دین حق نہین ہے۔ دین حق کے ثبوت کے لئے معجزات بھی ضرور ہین

جب اس مولف فقیر نے یہ دلایل بیان کئے سبنے تصدیق کی۔ اس
فقیر کو علم معقول مین شاگردان آخوند ملا علی نوری مثل آقا قزوینی
سے اور۔ حاجی محمد جعفر لنگروری اصفہانی۔ آقا سید رضی مازندرانی
ساکن اصفہان۔ آقا سید علی بن سید محمد حسن تنکابنی طہرانی کہ
خال معضال اس فقیر کے تھے۔ اور علم حکمت مین مسلم اوس
عصر کے تھے۔ اُن سب سے تلمذ حاصل تھا۔ حاجی سید کاظم سے
جسوقت مین کربلائے معلے مین تھا ایک ماہ تک پڑہتا رہا۔ حاجی
سید کاظم کہتے تھے کہ میرے استاد شیخ احمد سے سوال ہوا
کہ حضرت صاحب العصر کے وجود پر آپکے پاس کیا دلیل ہے۔
شیخ نے کہا۔ اسوقت دن ہے یا رات اوس شخص نے کہا دن ہے
شیخ نے کہا بس چاہئے صاحب الامر موجود ہون پھر شیخ نے کہا
ٹوپی سر پر رکھتا ہے یا پانو مین اوس نے کہا سر پر۔ شیخ نے
کہا بس چاہئے کہ صاحب الامر موجود ہون۔ پھر شیخ نے کہا
جوتا پانو مین پہنتا ہے یا سر پر رکھتا ہے۔ اوس نے
کہا پانون مین۔ شیخ نے کہا بس چاہئے صاحب الامر موجود ہون
مولف کہتا ہے کہ اس سے مقصود شیخ کا یہ ہے شیخ ایمہ کو علل
جانتا ہے۔ قاعدہ کلیہ ہے کہ جسوقت علت موجود ہو معلول
موجود ہوتا ہے۔ جسوقت علت منتفی ہو۔ معلول منتفی ہے۔ اسی
طرح جسوقت معلول موجود ہو علت موجود ہو گی جسوقت معلول
مفقود ہو۔ کاشف انتفائے علت ہے۔ جب تجہکو قوت امتیاز
روز و شب ہے معلوم ہے کہ علت اس ادراک کی وجود امام ہے

لیکن بطریقہ شریعت۔ کہ امام کو خلق اشیا کا سبب غائی جانتے
ہین۔ ہم اس طرح کہینگے کہ جب معنی کا وجود ہے اور وہ عبادت
وجود قوت مدرکہ سے ہے۔ پس چاہئے کہ سبب غائی کا بھی وجود ہو
یہ دلیل بطریق انصاف محکم ہے۔ اثبات امام عصر روحی فداہ مین
دلیل متکلمین علما مشہور ہے کہ عبادت قاعدہ لطف سے ہے اسلئے
کہ لطف خدا پر لازم ہے۔ یعنے قربت طاعت سے اور دوری معصیت سے
اس طرح کہ جبر لازم نہو۔ مثلاً۔ اگر تم کو کسی کی ضیافت کرنی منظور ہو۔
اور جانتے ہو کہ کسی کے کہنے پر وہ نہ آئیگا۔ دعوت کا رقعہ لکھتے ہو
کہ دعوت قبول ہونے کا علم ہے۔ اگر رقعہ نہ لکھوگے تو اپنی غرض کے
خلاف ہوگا۔ اسمین شک نہین کہ خداوند عالم نے بندون سے
تکلیف چاہی ہے۔ جزا مقرر فرمائی ہے۔ وجود امام معصوم لطف اور
تقریب طاعت ہے۔ اور معصیت سے دوری کا سبب ہے لطف
خدا پر لازم ہے۔ اور امام پر قیام بامامت لازم۔ اور مکلف پر بھی اطاعت
لازم۔ اسوقت دو شرطین اول کی متحقق ہین لیکن شرط سوم کہ اطاعت ہے
مثبت خاص و منفی عام ہے۔ محقق طوسی نے تجرید مین فرمایا ہے۔
وجود لطف و تصرفہ لطف آخر وعدمہ منا۔ وجود امام و اختفا۔ مثل
آفتاب کے ہے کہ ابر مین پوشیدہ ہو اور اپنا نفع بخشتا ہے۔
یہی مثال حضرت صاحب العصر کی توقیع مین ہے۔ اور قاعدہ لطف
عام ہے۔ حضرت صاحب العصر کے ثبوت وجود پر تواتر اخبار و تجربہ مجبار
وائمہ اطہار کے علاوہ اسکی تحقیق منظومہ امامت مین مولف نے
بتفصیل لکھی ہے۔ مولف کے شاگردون مین سے ارباب کمال کے

یہ نام ہیں - جناب آقا سید علی قزوینی جو مولف کے استاد آقا سید ابراہیم کے قرابت دار ہین - آقا سید احمد کسمی ساکن لاہجان جناب حاجی شیخ محمد ساکن طہران مسجد جمعہ مین نماز پڑہاتے ہین مرزا حسن مرحوم مولف کے بنی اعمام سے تھے - آقا محمد رحیم بن قاسم بیگ - ساکن تنکابن - آخوند ملا عبد العلی مرجانی - طالقانی صاحب تالیفات - آخوند ملا علی مرجانی طالقانی - ان سبکو مولف نے اجازت لکھدی ہے - ایک وقت حاکم شہر نے مجھکو طلب کیا چار فرسخ کا فاصلہ تھا - بغیر اسباب سفر کے جسطرح ہمیشہ میری عادت ہے روانہ ہوا - راہ مین سخت بارش ہوی - منزل پر پہنچنے تک از سر تا پا آب اور تمام لباس غرقاب تھا - پہنچنے کے بعد آگ روشن کی حقہ کی مدارات ہوی - ایک ساعت کے بعد حاکم نے کہا اگر آپ کا مزاج بحال ہے تو ایک سوال ہے - مین نے کہا ارشاد حاکم نے کہا کیا سبب ہے کہ آپ اہل اللہ اور مقرب خدا کھانے پینے کے ذائقہ سے اور نعمت و مال - عیش و نشاط سے محروم ہین - ہم گنہگار ہین اور طرح طرح کی لذت ہمکو حاصل ہے - اگر آج ہم سفر کرتے اسباب ولباس ایسا ساتھ رہتا کہ بارش سے محفوظ رہتے - ہمارے مکانات عالی - آپ کے مکانات خالی - ہم کو منصب و حکمرانی اور مصیبت ہو تو آپ ہم سے شاکی - اسی طرح عیش و نشاط ہمکو حاصل آپکو نہ ملی - اسکا سبب بیان فرمائے - مولف نے کہا جب کہ آپنے سوال کیا ہے جواب بھی سماعت فرمائے - لذت کی دو قسمیں ہین ظاہری و باطنی - مدرکات ظاہری از انجملہ لذت چشم - کہ اس سے

صورت و لباس و مکان وغیرہ دیکھتے ہین - آنکھ کی لذت اوسی وقت
ہے کہ پیش نظر ہو - ورنہ یہ لذت فانی ہے - لذت سمع - یہ بھی اوسی
وقت ہے کہ آواز سُننے - بعد ازان بلا فاصلہ فانی ہے - عقلاً ایسی
چیز کو لذت مین شمار نہین کرتے - لذت زبان - ذائقہ - یہ لذت
بھی اوسی وقت تک ہے کہ زبان سے زیر حلق ہو - زیر حلق ہونے
کے بعد لذت نہین - ہضم و نفخ وغیرہ کی مصیبتین ہین احتیاج طبیب
خوف امراض - وغیرہ - لذت شامہ و لامسہ کا یہی حال بروقت ہے
نہ ہر وقت - جماع - اسکی لذت بھی انزال تک ہے - اس کے بعد
پشیمانی - اسکی تفصیل بھی مناسب نہین - مرحوم ملا حاجی محمد صالح برغانی
فرماتے تھے کہ بول کو بول دان مین کرنا اقبح قبایح ہے لذت
حکمرانی و منصب یہی اوسی وقت تک ہے کہ منصب و حکومت
حاصل ہے بعد معزولی ہیچ - علما دایم الحضور - انکو بدرجہ کمال وہ
لذتین حاصل ہین کہ جنکو زوال نہین - اگر تم کسی مجلس مین بیٹھے ہون
اور ہمسر بھی موجود ہون - ایک شعر خواجہ حافظ کا پوچھین اور تم اوسکو
بیان کرو اور اوسکی توجیہ و معنی سمجھاؤ اور دوسرے جاہل ہون
تو لذت اسکی اس سے زیادہ ہے کہ ہزار تومان تمکو ملیں - باوجودیکہ
شعر علم نہین ہے - (علما جو کلام خدا و حدیث مصطفے و اخبار ائمہؑ
سمجھتے ہین اونکو کسقدر لذت حاصل ہوگی - مترجم) جسوقت مین
یہان پہنچا تم نے کہا دایم الحضور ہو - بے شک دایم الحضور کو
کھانے پینے سونے وغیرہ کی لذت ظاہر حاصل نہین - ان کو
لذت باطنی حاصل ہے - دوام حضور کی لذت سب لذتون سے

زیادہ ہے۔ تم نہین دیکھتے کہ احتلام خواب مین چونکہ حواس باطنی
سے ہے اوسکی لذت جماع ظاہری سے زیادہ ہے تمہاری
سلطنت ملازمین و اسباب وغیرہ سے ہے۔ ہم اس فقر و پریشانی
مین ہین باوجود اس بے سامانی کے تم جب ہمکو دیکھتے ہو۔
تعظیم سے پیش آتے ہو۔ ہمارے احکام کی تعمیل کرتے ہو
لہذا یہ سطوت خدائی ہے تمام لذائذ سے بڑھکر ہے۔

تالیفات مولف

قصص العلما (جسکا یہ ترجمہ ہے) تفسیر مین توشیح التفسیر۔ تفسیر آیات
شرح تصریف زنجانی۔ شرح بر شرح تفتازانی۔ ۵۰۰ اعتراض
ملا سعد تفتازانی پر۔ بزبان فارسی۔ حاشیہ تصریف ملا سعد۔
منظومہ علم صرف۔ شرح منظومہ۔ شواہد شرح منظومہ۔ امثلہ سید
شریف۔ شرح عوامل جرجانیہ۔ شرح فارسی بر عوامل ملا محسن۔
اسکی تالیف ۹ دنمین ہوی ہے۔ شواہد عوامل ملا محسن۔ شرح
صمدیہ۔ تعلیقہ بر سیوطی۔ حاشیہ شرح جامی۔ شواہد بر شرح
جامی فارسی۔ شرح حدیثہ۔ اختراع نحو۔ شرح تالیف شیخ بہائی
منظومہ نحو۔ رسالہ مونثات سماعیہ۔ علم منطق مین حاشیہ کبریٰ
منظومہ منطق۔ حاشیہ بر حاشیہ ملا عبداللہ یزدی تہذیب منطق پر
دیباچہ شرح شمسیہ۔ منظومہ مختصرہ آداب مناظرہ۔ منظومہ مطولہ
علم آداب مناظرہ۔ منظومہ علم معانی و بیان و بدایع۔ دیباچہ

مطول فارسی - شواہد اشعار مطول فارسی - رسالہ علم بدیع فارسی - حاشیہ مطول - منظومہ علم اعداد - رسالہ فارسیہ حساب - رسالہ علم رمل - رسالہ علم جفر - منظومہ علم حساب - ناتمام ہے - شرح فارسی خلاصۃ الحساب ناتمام ہے - لغت الاضداد - بحر البکا نظم فارسی - کتاب مراثی - مجمع المصائب نظم - حملہ حسینیہ نظم - مثل شاہنامہ فردوسی - مواعظ المتقین اسرار المصائب - اکلیل المصائب - انیس الذاکرین - نثر و نظم - منظومہ علم کلام - شرح منظومہ علم کلام - شرح فارسی بر تجرید محقق طوسی - شرح بر شرح فاضل قوشجی - شرح حواشی آخوند ملا علی نوری - شرح فارسی بر حدیث کمیل - شرح دعائے سحر - اللهم انی اسئلک من بہائک - شرح دعائے مختصر شب جمعہ - الحمد للہ من اول الدنیا الی فنائها - الخ سفر خراسان میں لکھی تھی - شرح زیارت رضویہ - شرح دعائے ماہ رجب یا من ارجوہ لکل خیر - الفیہ منظومہ در توحید و عدل - شرح منظومہ توحید - شرح وصایائے امام رضا علیہ السلام منظومہ الفیہ اثبات نبوت خاتم الانبیا - فہرست منظومہ نبوت - حاشیہ منظومہ نبوت - رسالہ ہفتاد و سہ ملت - والد مرحوم نے یہ کتاب ناتمام لکھی تھی مولف نے تمام کی - منظومہ الفیہ اثبات خلافت بلا فصل امیر المومنین - شرح عربی منظومہ امامت - شرح فارسی منظومہ امامت - منظومہ درایہ - ہدایۃ الدرایہ - شرح وجیزہ شیخ بہائی علم درایہ - حواشی بر شرح درایہ شہید ثانی - تذکرۃ العلما - کرامت البیان - تقریرات اصول - حصہ اول ایضاً حصہ دوم - رسالہ اصول بے نقاط منظومہ اصول - لسان الصدق - تعلیقہ بر قوانین - قرات قراء سبعہ

رسالہ عدم لزوم تقلید اعلم۔ رسالہ تراجیح۔ تعلیقہ بر کتاب معالم۔
حاشیہ دیگر بر معالم۔ تعلیقہ بر تعلیقہ سلطان بر معالم۔ رسالہ تحقیق
الفاظ۔ بدایع الاحکام۔ شرح شرایع الاسلام۔ ۱۷ جلد باقی اتمام طلب
حواشی کتاب ریاض۔ معروف بشرح کبیر۔ تعلیقہ بر روضۃ البہیہ۔
معروف بہ شرح لمعہ۔ منظومہ الفیہ در قواعد کلیۂ فقہ۔ نظم رسالہ الفیہ
شہید اول۔ حاشیہ فارسیہ۔ بر الفیہ شہید اول۔ رسالہ حرمت تشبیہ
و تعبیہ۔ رسالہ وضو بہ دو آب کہ ظرف احد ہما غصبی باشد و ظرف دیگر
مباح۔ رسالہ ترنیت عبادات صبی اسمین صورت مناظرہ مولف و
شہید ثالث کا ذکر ہے۔ اس رسالہ مین نظر بر قواعد۔ ترنیت کو اختیار
کیا ہے لیکن کتاب صوم بدایع الاحکام مین عبادت صبی شرعی
ہونے کا قایل ہون۔ رسالہ در بیان وقوع ماہی در دامن جالس
سفینہ وغیرہ یہ ماہی مالک سفینہ کا مال ہے یا اوس شخص کا جسکے دامن مین
مچھلی گری ہے۔ رسالہ مسایل اشکوریہ۔ رسالہ مسایل استاقیہ۔
رسالہ اگر پیوند غصبی ہو اور درخت مملوک یا بالعکس آیا درخت کسکا
مال ہے اور میوہ کس کا۔ رسالہ طلاق۔ رسالہ محاکمہ۔ تعلیقہ بر قواعد
شہید اول۔ رسالہ غسل جنبہ در حیاض۔ واقعہ درمیان مساجد
رسالہ موایدہ۔ رسالہ جواز لعن بر یزید۔ رسالہ محمدیہ اصول دین طہارت
و نماز و روزہ و زکاۃ۔ رسالہ حدث در اثناء غسل جنابت۔ رسالہ
دماء ثلثہ حیض و نفاس و استحاضہ۔ رسالہ شکیات نماز۔ رسالہ صوم
رسالہ وقف۔ رسالہ صیغ عقود۔ رسالہ ذباحہ۔ رسالہ مواریث۔
رسالہ دیات۔ رسالہ اثنا عشریہ۔ رسالہ احکام رجوع۔ رسالہ ادعیہ

ترجمہ اذکار صلوات۔ رسالہ ادعیہ معتبرہ۔ برائے حوائج و دفع آلام
ترجمہ مناجات ائمہ۔ رسالہ فضیلت نماز شب۔ رسالہ سوالات مولف از
حاجی ملا ہادی سبزواری در تفسیر و کلام و حکمت و مذہب ملا صدری
صیغ مشکلہ۔ زاد المسافرین۔ رسالہ حل المشکلات۔ شرح قصیدہ فرزدق
در مدح حضرت امام زین العابدین۔ در محضر ہشام بن عبد الملک
ھذا اللذی تعرف البطحاء وطاتہ۔ رسالہ حل ابیات مثنوی ملائے
روم۔ شرح اشعار عارف کموری۔ رسالہ الطاف خفیہ۔ رسالہ مطائبات
و مضاحکات۔ رسالہ انشاء مراسلہ۔ رسالہ آداب تعلیم و تعلم و مطالعہ
و مذاکرہ۔ رسالہ تعداد اسامی علما۔ رسالہ شرح کتاب امیر المومنین
بسوئے مالک اشتر۔ رسالہ الف با تا۔ شرح ابجد۔ رسالہ فراید علم قرات
رسالہ محاکمہ حاجی محمد کریم خان و ملا حسین عشق آبادی۔ حواشی شرح
ابن ابی الحدید۔ حواشی اکسیر العبادات مرحوم ملا آقائے دربندی
کتاب مشکلات العلوم ۴ جلد۔ رسالہ علم حروف۔ کتاب تذکرۃ الاخوان
تعلیقہ بر فصول شیخ محمد حسین۔ حاشیہ بر الہیات۔ کتاب معین البکاء
حدیقہ جعفریہ۔ در مسئلہ جبر و تفویض۔ کتاب موارد الاصول۔ کتاب
تاسیسات۔ رسالہ تنازع مالک و راکب۔ شرح نتائج استاد ۳ جلد
احکام عقود۔ کشکول محمدی ۴ جلد۔ رسالہ احکام صیدیہ۔ حواشی
بر مع ریاض۔ حواشی شرح شمسیہ۔ حواشی نتائج استاد۔ حواشی ضوابط
رسالہ صیغہ تماجز از غربیت۔ رسالہ در سبب اسماء اولاد ائمہ باسم
خلفائے جور۔ کتاب سلالیم اللغت۔ رسالہ مس طفل سواد قرآن
رسالہ زوال اذن در اثنائے صلواۃ۔ رسالہ در توحید۔

حواشی دلایل - حواشی مسالک - حواشی مفاتیح - حواشی جواہر الکلام حواشی امور عامہ - حواشی بر عواید حاجی ملا احمد - حواشی بر شرایع حواشی بر قرآن - حواشی بر زاد المعاد - حواشی بر حاشیہ شیخ محمد تقی بر معالم - حواشی بر رجال ابن داود - حواشی بر کتاب لولوء البحرین حواشی بر تمہید القواعد وغیرہ - فقط

حضرات مومنین کی خدمت عالی مین مترجم حقیر کی عرض ہے کہ سالم کتاب قصص العلما کا ترجمہ مین نے مکمل لکھا ہے لیکن بوجہ دوری یا بہ سبب مجبوری ایک وقت مین سالم کتاب طبع کرنے سے قاصر ہون - انشاء اللہ چند حصون مین یہ کتاب مستطاب طبع کرانے کو حاضر ہون - اسی سلسلہ مین حیدرآباد کے علماء کا بھی تذکرہ لکھا جائیگا اگر آپ حضرات ایک ایک کتاب لیکر تائید فرماوین تو بہت جلد اس آغاز کا انجام ہوگا - اس ترجمہ کے علاوہ جو حضرات علمائے سابق وحال بلدہ کا تذکرہ میرے پاس ارسال فرمائینگے حصہ آخر مین شکریہ کے ساتھ طبع ہوگا - ورنہ بقدر معلومات مین خود لکھدونگا - فقط -

راقم

میرزا علی رضا حکیم دواخانہ سرکاری ضلع عثمان آباد حیدرآباد دکن

فہرست

تاریخ ترجمہ از حضرت مولوی سید نوازش علی صاحب لمعہ برادر معظم مترجم

خوش ترجمۂ قصص العلما کردی اے رعد | زارشادِ نادرشہ بہبود علی مرزا
بہر تاریخش مصرعۂ نیکو لمعہ نوشت | مطبوع ہمہ این ترجمہ قصص العلما

۱۳۳۸ھ

الحمد للہ کہ حصہ اول ترجمۂ کتاب قصص العلما تالیف فخر المحققین والمدققین فاضل موید آقا میرزا محمد تنکابنی۔ مترجمہ حکیم میر نادر علی رعد حضرات مومنین کے ملاحظہ میں پیش ہے باقی علما کے حالات بقیہ حصوں میں طبع کئے جائینگے فی الحال اسکے ساتھ بعض شعرائے مداح اہل بیت علیہم السلام کے حالات کتب تواریخ سے ترجمہ کرکے پیش کئے جاتے ہیں اور اسی طرح ہر حصہ کے آخر میں ان شعرا کے حالات بطور ضمیمہ طبع کئے جائینگے۔ اور انشاءاللہ ترجمہ قصص العلما مکمل طبع ہونیکے بعد ترجمۂ انتخاب مجالس المومنین بھی مع بقیہ تذکرۂ شعرائے موصوف طبع کیا جائیگا۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حکیم میر نادر علی رعد

ابن حضرت شعلہ مرحوم

ابن حضرت

شہید دہلوی

مغفور

تذکرۂ شعرا

ضمیمہ ترجمۂ قصص العلما

حسان بن ثابت انصاریؓ مداح حضرت احمد مختارؐ و آل اطہار علیہم السلام

منقول ہے کہ جسوقت آنحضرت صلعم خانہ کعبہ کے طواف سے فارغ ہوکر اون بتون کے توڑنے مین مصروف ہوے جنکو مشرکون نے خانۂ کعبہ مین آویزان کیا تھا آپ ہرایک بت کو توڑتے تھے اور زبان معجز بیان سے ارشاد فرماتے تھے جاء الحق وزہق الباطل اگرچہ وہ تمام بت سرب و قلعی اور گچ اور چونے سے مستحکم تھے لیکن قدرت آلہی سے جس بت پر حضرت کا دست حق پرست پہنچتا تھا وہ بت اوندہا گرتا تھا کعبۃ اللہ کے اوپر ایک بڑا بت تہا اوسکو ہبل کہتے تھے حضرت کی نظر انور اودہر پڑی حضرت علیؑ سے ارشاد فرمایا کہ یا علیؑ اس بت کو بھی توڑنا چاہیے میرے کاندہے پر پاؤں رکہکر اس بت کو گرادو حضرت علیؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اپنا پائے مبارک میرے کاندہے پر رکہکر اس بت کو نیچے گرا دیجے آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ یا علیؑ تم میرے بار رسالت کو اوٹھا نہیں سکتے اپنا پائے ولایت

دوش رسالت پر رکھو۔ جناب امیر نے حسب الحکم اپنا پاے مبارک دوش اقدس پر رکھا اور اوس بت کو گرا دیا اوسوقت حضرت رسول نے پوچھا کہ یا علیؑ اپنے کو اسوقت کسطرح پاتے ہو امیر المومنین نے کہا کہ تمام پردے اوٹھ گئے ہیں گویا میرا سر عرش پر پہنچ گیا ہے اور میری نظر لامکان سے مل گئی ہے جسکی طرف ہاتھہ بڑھاتا ہوں وہ شی مجھکو حاصل ہوتی ہے اور جسکی طرف دیکھتا ہوں وہ چیز بعینہ دکھائی دیتی ہے یہہ سنکر حبیب کبریا محمد مصطفےٰ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ یا علیؑ خوشا حال تمہارا کہ کار خدا کرتے ہو اور خوشا حال میرا کہ بار حق کو اوٹھایا ہے اوسوقت زمرۂ اشقیا میں اکثر کفار تھے کہ آنحضرت کی ہجو کہتے تھے اوس روز آنحضرت نے ارشاد کیا کہ کوئی شخص ایسا ہے جو ان کفار کا جواب کہے اور علیؑ کی مدح بیان کرے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ وہاں موجود تھے اوسی وقت آنحضرت کے سامنے حضرت امیر المومنین کی مدح میں ایک قصیدہ کہا اوسکے چند شعر یہہ ہیں :-

۱ قیل لی قل لعلی مدحاً — ذکرہ یخمد نارا موصدہ
۲ قلت لا اقدم فی مدح امرءٍ — حار ذو اللب الی ان عبدہ
۳ والنبی المصطفےٰ قال لنا — لیلۃ المعراج لما صعدہ
۴ وضع اللہ بظہری یدہ — فاحس القلب ان قد بردہ
۵ فعلی واضع اقدامہ — فی محلٍ وضع اللہ یدہ

ترجمہ

۱ مجھسے کہا گیا کہ علی مرتضیٰ کی مدح کہو کہ اونکا ذکر آتش مشتعل کو بجھاتا ہے
۲ مین نے کہا کہ مین پیش قدمی نہین کر سکتا ایسے شخص کی مدح مین

کہ حیران ہو گیا ہے صاحب عقل یہان تک کہ پرستش کرنے لگا ہے علی کی
۳ ہم سے محمد مصطفےٰ صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت شب معراج مین اتفاق عروج ہوا
۴ خداوند عالم نے اپنا ید قدرت میری پشت پر رکھا تو دل نے محسوس کیا کہ اللہ تعالیٰ نے خنکی پہنچائی ہے
۵ پس علیؑ نے اپنا قدم رکھا ہے اوس جگہ کہ جہان اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت رکھا ہے

(ملخص ترجمۂ معادن الرضا

شرح ہفت بند ملا کاشی

بعض کے خیال میں یہہ اشعار شافعی صاحب کے ہین۔ مترجم کے استاد سلطان العلما ادیب الدولہ سناد الملک طوبی حضرت آقا سید علی صاحب شوستری اعلی اللہ مقامہ نے فارسی مین اس کا ترجمہ اس طرح نظم فرمایا ہے۔

گفت شخصے ہان بگو مدح علیؑ کہ نشاند آتش سوزندہ را
گفتمش کے آید از من مدح آنکہ در پرستش آورد ہر بندہ را
در شب معراج گفتا مصطفےٰ چون زبر شد طارم گردندہ را
در پس پشتم خدا بنہاد دست کہ خنک کرد این دل پایندہ را
ہان علیؑ جائیکہ حق بنہاد دست پائے خود بگذاشت افرازندہ را

ایضاً اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ در واقعہ جنگ احد

جبریل نادی معلناً والنقع لیس ینجلی
والمسلمون قد احدقوا حول النبی المرسل
ھذا نداء لمن لہ زھراء رتبۃ منزل
لا سیف الا ذوالفقار ولا فتی الا علی

ترجمہ

۱ جبریل نے بالاعلان ادی آواز دی اور غبار بھی دفع نہیں ہوئی تھی اور مسلمان حضرت نبی کے گرد جمع تھے
۲ یہ ندا اوس شخص کی شان مین ہے کہ جسکی گھر کی مالکہ فاطمہ زہرا ہیں کوئی نہیں ہے تلوار لیکن ذوالفقار اور نہیں ہے کوئی جوانمرد مگر علی

فرزدق بن غالب بن صعصعہ التیمی

آپکی کنیت ابو فراس اور لقب فرزدق تہا ایک سو سال کی عمر پائی تہی سال وفات سنہ ۱۲۰ھ ہے منقول ہے کہ ہشام بن عبد الملک اپنی حکومت کے زمانہ مین ایک سال مع خدم وحشم حج بیت اللہ کیلئے گیا ہوا تہا اوسی سال امام ہمام حضرت زین العابدین علیہ السلام بہی حج کیلئے تشریف لیگئے تہے طواف کے وقت ہشام نے چاہا کہ حجر اسود کا بوسہ لے مگر ازدحام تمام اور ہجوم خاص وعام کے سبب سے حجر اسود تک اوسکی رسائی نہ ہوسکتی تہی مجبور ہوکر ایک طرف ٹہر گیا اوسی وقت حضرت امام علیہ السلام بہی حجر اسود کو بوسہ دینے کے قصد سے تشریف لائے تمام لوگون نے بپاس ادب وبلحاظ عظمت حضرت کیلئے رستہ چہوڑ دیا اور ادب سے ایک طرف کہڑے ہوگئے حضرت آگے اور باطمینان حجر اسود کو بوسہ دیکر واپس ہوگئے یہہ حال دیکہہ کر ایک سردار شامی نے ہشام سے پوچہا کہ یہہ بزرگ باشان شوکت کون ہین کہ لوگ انکی اسقدر تعظیم کرتے ہین ہشام نے (اس خیال سے کہ لوگ آنجناب کیطرف مائل ہوجائین اور میری شان وعظمت مین نقصان واقع ہو) تجاہل کیا اور کہا کہ مین انکو نہین پہچانتا ہون فرزدق بہی وہان موجود تہے ہشام کی یہہ بات سنکر حمیت اسلامی اور جوش ایمانی کے سبب سے خاموش نرہ سکے اور فی البدیہہ حضرت کے اوصاف مین ایک قصیدہ پڑہ دیا جس کو سنکر تمام مجمع حیران ہوگیا اور اوسکا پہلا شعر یہہ ہے:-

هذا الذی تعرف البطحاء وطأته　　والبیت یعرفه والحل والحرم

یعنے یہہ وہ ہین کہ بطحے نقش قدم کو کمہ پہچانتا ہے اور ان کو بیت اللہ اور مقام حل وحرم بخوبی جانتا ہے ع

اس قصیدہ کو میرے استاد شو ادیب فاضل حکیم کامل عالیجناب مولوی حکیم وحید الدین صاحب عالی نے نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتہہ مخمس کیا ہے جس کا مطلع یہہ ہے۔

هذا الذی لا تنال الشمس شهرته　ولیس نیکره من شام غرته
هذا الذی تلثم الافلاک عقوته　هذا الذی تعرف البطحاء وطئته
والبیت یعرفه والحل والحرم

اور میرے ہم سبق علم طب مولوی قطب الدین محمود علی مرحوم سابق ممبر مجلس پائیگاہ سر خورشید جاہ مرحوم نے بھی خمسہ کیا ہے جس کا مطلع یہہ ہے۔

هذا الذی فرض المولی مودته　هذا الذی ینطق القرآن عظمته
من ذا الذی نفسه النبی وعترته　هذا الذی تعرف البطحاء وطئته
والبیت یعرفه والحل والحرم

اور میرے برادر معظم مولوی سید نوازش علی صاحب لمعہ نے بھی اسکی نہایت ہی خوب تخمیس کی ہے جس کا مطلع یہہ ہے۔

هذا الذی فترض المعبود طاعته　وقال المصطفے سلهم مودته
فکیف تنکر یا ذا الجهل رفعته　هذا الذی تعرف البطحاء وطئته
والبیت یعرفه والحل والحرم

قطعات تاریخ

تاریخ طبع حصۂ اول ترجمہ قصص العلما از مترجم

حصۂ اول ہوا مطبوع عالم طبع اب ہو اس سے بہتر اور کیا تاریخ کوئی اسکی ہو
معنوی و صوری و ہجری و فصلی رعد سال ہو تیرہ سو چالیس ہجری فصلی ہو تو کم لکھو
سنہ ۱۳۴۰ھ سنہ ۱۳۳۱ف

ایضاً بصنعت نادر

صد شکر کہ یہہ کتاب نادر ہو مطبوع ہوئی بزیب و زینت
مطلوب ہوا جو سال اے رعد ہو نادر سوجھی یہہ مجکو صنعت
جتنے الفاظ ہین جہان مین ہو ظاہر ہو ہر اک سے سال ہجرت
جو دیکھیگا یہی کہیگا ہو ہو تاریخ نہین یہہ ہے کرامت
ایسی تاریخ ہمکو لکہنی ہو ہو آسان ہے حساب کی بدولت
جو چاہو فرض کر لو الفاظ ہو قلت سے ہون یا زیادہ ہون بکثرت
جسطرح سے چاہو انکے اعداد ہو محسوب کرو نہ ہوگی دقت
کچہہ نقطے بڑہا و سیدہی جانب ہو جتنے تم چاہتے ہو حضرت
چار اوسپہ زیادہ کر کے فوراً ہو مجموعہ یہہ پانچ پر ہو قسمت
پینتیس ۳۵ سے اور تین ۳ سو سے ہو دو ضرب بچے جو بعد قسمت
اس حاصل ضرب کو کرو جمع ہو ظاہر ہو جائے سال ہجرت

شلاً مفروض (۶) ہے اوسپر ایک یا دو صفر بڑہا کر اور ۴ زیادہ کئے اس مجموعہ کو پانچ پر تقسیم کیا ۴ بچے اسکو تین ۳ سو اور ۳۵ مین ضرب دیا ۱۳۴۰ حاصل ہوئے۔

ایضاً ولہ

ارمغان اولیا اس ترجمہ کا نام ہے ہو اتقیاء الہہ کے حالات کا مظہر ہے یہہ
۱۳۴۰ھ

یہ مظہر ہے کہ حالات اولیاء اللہ کے ٭ اب تاریخ طبع رعد سے مجمع حروف ہے

سنہ ۱۳۴۰ھ

ایضاً

کہہ - نادر ہے قصص الاولیا ٭ رعد اے سال مبین زبرو بینہ

سنہ ۱۳۴۰ھ

ایضاً

علوم طور لمعۂ عالم اسرار گوہر ٭ عاطلہ سال رعد لکھو کا اول حصۂ

سنہ ۱۳۴۰ھ

ایضاً

برخوان ویک چاروسہ نقط و ٭ رعد آ سال است معنوی و صوری

سنہ ۱۳۴۰ھ

ایضاً

مطبوع زمان ہے ترجمۂ قصص العلما

سنہ ۱۳۴۰ھ

خادم العلوم نادر علے الموسوی

سنہ ۱۳۴۰ھ

تمت

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۱	حفرت	حضرات	۵۲	۱۷	رکاب	رکاب میں
۸	۲	دغلو	دخلوا	،،	۵	داعلمو	واعلموا
۱۰	۱۹	ملا محمد	ملا محمد تقی	۷۳	۱۹	فرمائے	فرمایئے
۲۳	۱۳	ولیستدرج	سنستدرجہم	،،	۲۰	،،	،،
،،	۱۰	ان اللہ لایضیع	انی لا اضیع	۷۹	۲	اعدا	اعداو
۲۹	حاشیہ	امحد	احمد	،،	۹	بہائیگ	بہائنگ
۳۱	۱۱	نزاع	نزع	،،	۱۳	علیہ اسلام	علیہ السلام
۳۱	حاشیہ	برزق	برزخ	۸۷	۱	تقلیقہ	تعلیقہ
۳۲	۱	بہ	تہ	۸۸	۴	شر	شرح
۳۳	۱	حدبہ	حدید	،،	۱۲	اکیر	اکسیر
،،	۱۱	نون	نو				
،،	۱۶	محشر در	محشور				
۳۵	آخر	مجلس	مجلسی				
۳۷	۹	مجلس	مجلسی				
۳۹	۱۱	ابواب اسلئے	اسلئے ابواب				
۴۲	۳	من جاہر فینا	والذین جاہدوا فینا				
۵۱	۸	الغل	الغسل				